رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

اللہ اکبر

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۳۴	۲۵ محرم الحرام	۱۳۵۳ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۰ مئی	۱۹۳۴ء	جلد ۲۱

فہرست مضامین

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی میٹرکولیشن کلاس کا نتیجہ ۔ متفرق اعلانات ۔ صفحہ ۲
اخبار مدینہ کی جماعت احمدیہ کے خلاف بیہودہ سرائی اور مدینہ ہمارا مطالبہ ۔ صفحہ ۳
خطبہ جمعہ (اپنے عظیم الشان مقام کی ذمہ داریوں کا احساس کرو) ۔ صفحہ ۵
ہندو فلسفہ کی ایک جھلک ۔ صفحہ ۸
حضرت مسیح موعودؑ کے ایک کشف کی تصدیق بزرگان سلف کے کشوف سے ۔ صفحہ ۹
چندہ کشمیر کے لئے افریقہ کی مستورات کی کوشش ۔ نیروبی سے مظلومین کشمیر کی امداد ۔ صفحہ ۱۰
اشتہارات ۔ صفحہ ۱۱
خبریں ۔ صفحہ ۱۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی ۷ رمئی ۲/۱ ۷ بجے شام بذریعہ موٹر لاہور سے واپس تشریف لائے۔ مقامی جماعت احمدیہ کے ایک جم غفیر نے قصبہ سے باہر استقبال کیا۔ حضورؑ کی صحت خدا تعالٰی کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بھی بخیریت لاہور سے واپس قادیان پہنچ گئی ہیں۔

۷ رمئی جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ جموں سے واپس تشریف لے آئے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ماہواری ٹریکٹوں کا جو سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اس کا چھٹا نمبر عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ احباب خریداری کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ میں درخواستیں بھیجیں۔

ملک مولا بخش صاحب نے ۶ رمئی بعد نماز عشاء مسجد اقصٰی میں ذکر حبیب پر تقریر کی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مخفی باتوں کی کنہ معلوم کرنے کی بے سود کوشش نہ کرو

(فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء)

"چار چیزیں ہیں جن کی کنہ و راز کو معلوم کرنا انسان کی طاقت سے بالاتر ہے۔ اول۔ اللہ جلشانہٗ۔ دوم۔ رُوح۔ سوم ملائکہ۔ چہارم ابلیس۔ جو شخص ان چاروں میں سے خدا تعالٰی کے وجود کا قائل ہے۔ اور اس کی صفات الوہیت پر ایمان رکھتا ہے۔ ضرور ہے کہ وہ ہر سہ اشیاء رُوح و ملائکہ و ابلیس پر ایمان لاوے۔ مثلاً رُوح جیسے انسان کے اندر داخل ہوتی معلوم نہیں ہوتی ویسے ہی اس میں سے خارج ہوتی بھی معلوم نہیں ہوتی۔ انسان کو ہر حال میں رضائے الٰہی پر چلنا چاہیئے۔ اور کارخانہ الٰہی میں دخل در معقولات نہیں دینا چاہیئے۔ تقوےٰ اور طہارت۔ اطاعت و وفا میں ترقی کرنی چاہیئے۔ اور یہ سب باتیں تب ممکن ہیں۔ جب انسان کامل ایمان اور یقین سے ثابت قدم ہے۔ اور صدق و اخلاص اپنے مولا کریم سے دکھلاوے۔ اور وہ باتیں جو علم الٰہی میں مخفی ہیں۔ ان کی کنہ کے معلوم کرنے میں بے سود کوشش نہ کرے۔ مثلاً ہلیلہ قبض کو دُور کرتی ہے۔ اور سم الفار ہلاک کرتا ہے۔ اب کیا ضرورت پڑی ہے کہ بے فائدہ اس دھت میں لگا پھرے۔ کہ کونسی شے ہے جو یہ اثر کرتی ہے۔ طبیب کا کام ہے۔ کہ اُن کے خواص کو معلوم کرے۔ اور یہ سوال کہ کیوں یہ خواص پیدا ہو گئے۔ حوالہ بخدا کرے۔ جو شخص ہر ایک چیز کی خواص و ماہیت دریافت کرنے کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ وہ نادانی سے کارخانہ ربی۔ اور اس کے منشاء سے بالکل ناواقف و نابلد ہے۔ اگر کوئی کہے کہ شیطان و ملائکہ دکھاؤ۔ تو کہنا چاہیئے۔ کہ تمہارے اندر یہ خواص کہ بیٹھے بٹھائے آناً فاناً بدی کی طرف متوجہ ہو جانا۔ یہاں تک کہ خدا تعالٰی کی ذات سے بھی منکر ہو جانا۔ اور کبھی نیکی میں ترقی کرنا اور انتہا درجہ کی انکسار و فروتنی و عجز و نیاز میں گر جانا۔ یہ اندرونی کششیں جو تمہارے اندر موجود ہیں۔ ان سب کے محرک جو قوٰی ہیں۔ وہ ان دو الفاظ ملک و شیطان کے وجود میں مجسم ہیں۔" (الحکم ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی میٹریکولیشن کلاس کا شاندار نتیجہ

اس سال تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے ۳۱ طلباء نے میٹریکولیشن کا امتحان دیا۔ جن میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ کامیاب ہوئے۔ ان میں سے دو فرسٹ ڈویژن اور سولہ سیکنڈ ڈویژن میں ہیں کامیاب ہونے والا ایک خاندان نبوت کے دو نونہال یعنی صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ اور صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صاحبزادی مریم صدیقہ نے بھی اعلیٰ نمبروں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ کامیاب ہونے والوں کے نام معہ نمبر حاصل کردہ درج ذیل ہیں:-

نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ
عبدالسلام تاج	۵۱۸	حبیب الدین	۴۶۸
محمد امین	۳۶۰	محمد فضیل	۴۴۷
بصیر احمد	۳۹۳	صاحبزادہ مرزا منور احمد	۴۹۳
عبدالقادر	۵۰۸	(ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)	
عبدالمطلب	۳۴۸	قمر الدین	۴۱۵
عبدالسلام	۵۸۲	بشیر احمد	۴۵۶
محمد	۳۱۱	عبدالمنان	۲۶۶
بشیر احمد برمی	۴۳۴	بشارت احمد	۳۵۰
ظہیر الحق	۴۱۰	محمد اسحٰق	۳۹۵
غلام احمد	۲۹۷	محمد عبداللہ	۲۷۲
نذیر احمد	۴۱۱	عطاء اللہ	۴۱۳
سردار محمد	۴۵۹	احمد علی	۳۸۶
ناصر احمد	۴۳۷	غضنفر علی	۳۴۱
شبیر احمد	۴۵۳	دوست محمد	۲۷۸

لڑکیوں میں سے سکول کی طرف سے ۱۲۔ امتحان میں شامل ہوئیں۔ اور ان میں سے ۷۔ کامیاب ہوئیں:-

مریم صدیقہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ۴۹۶
صادقہ (بنت استانی میمونہ صاحبہ) ۳۸۵
امۃ الودود (بنت حضرت میاں شریف احمد صاحب) ۳۷۹
محمودہ اختر (بنت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے) ۴۱۸
زینب قاسیہ قریشی (بنت قریشی امیر احمد صاحب) ۴۷۲
امۃ اللہ بیگم (بنت چودھری حاکم دین صاحب) ۲۹۹
ناصرہ بیگم (بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب) ۳۳۰

ہم کامیاب ہونے والے طلباء۔ طالبات اور ان کے متعلقین کو مبارکباد دیتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ بھی مزید کامیابیاں عطا فرما کر ملک و ملت کے لئے مفید وجود بنائے۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول اور سکول سٹاف بھی اس شاندار نتیجہ کی وجہ سے مستحق مبارکباد ہے۔

اس جگہ ہم اس امر پر اظہار افسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ باوجودیکہ سکول کے نتائج بہت اچھے نکل رہے ہیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ تعلیمی انتظام بہت اچھا ہے۔ علاوہ ازیں یہ جماعت احمدیہ کا مرکزی سکول ہے۔ جہاں تعلیم حاصل کرنے والوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگان سلسلہ کے فیوض سے متمتع ہونے کا بھی موقعہ ملتا رہتا ہے۔ اور وہ قادیان کی برکات سے حصہ پاتے ہیں پھر بھی اس میں تعلیم پانے والوں کی تعداد تھوڑی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ احباب اپنے بچوں کو یہاں بھیجکر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق۔ ان کے لئے دینی و دنیوی دونوں قسم کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے موقع بہم پہنچائیں گے۔

لاہور میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور احمدیہ ہوسٹل

انٹرنس کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اس سلسلہ میں التماس ہے۔ کہ جو احباب اپنے بچوں کو لاہور کے کسی کالج میں داخل فرمائیں ان کے قیام کا انتظام احمدیہ ہوسٹل میں کریں۔ جہاں بلحاظ تعلیم و تربیت بچوں پر خوشکن اثرات پیدا ہونگے۔ اور سلسلہ سے تعلق مضبوط ہوگا انشاء اللہ۔

ناظر تعلیم و تربیت

بجٹ پورا کرنے کے لئے ایک قابل تقلید مثال

برادر رحیم بخش صاحب بھیرہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتے ہیں:- کہ چندہ سالانہ مبلغ [illegible] کل بذریعہ منی آرڈر روانہ کیا گیا۔ دو ہفتہ متواتر راتوں کو احمدیوں کے گھروں پر جا کر چندہ وصول کیا ہے۔ بلکہ ایک احمدی کا چندہ میں نے اپنی گرہ سے داخل کیا ہے مبلغ [illegible] روپیہ پہلے اسی سال میں داخل ہو چکے ہیں۔ جماعت ہذا کا بجٹ [illegible] تھا۔ جو حضور کی دعا سے پورا ہو گیا۔ ابھی چند دوستوں نے ادا نہیں کیا۔ یقین ہے کہ امروز فردا میں ادا کر دینگے۔ اور پھر ہمارا چندہ بجٹ سے زیادہ ہو جائے گا۔ دیگر جماعتوں کے عہدہ داران اور احباب بھی اگر کوشش اور سرگرمی کی توقع ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اس کے بغیر بجٹ پورا ہی نہیں ہو سکتا۔

ممبران احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کو اطلاع

نئے سال کیلئے عہدہ داران کا تقرر

جملہ ممبران احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نئے سال کے لئے نئے عہدہ داران کا تقرر ہو گیا ہے۔ ٹریکٹ ماہ اپریل و مئی عنقریب طبع ہو کر سب کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ تمام انشاء اللہ تعالیٰ بدستور جاری رہے اپنے چندے جلدی اور باقاعدہ ارسال فرماتے رہیں۔ اور دعاؤں پر زور دیتے ہوئے تبلیغ حق میں کوشاں رہیں۔

نئے عہدہ داران حسب ذیل ہیں:-

(۱) پریذیڈنٹ۔ چودھری غلام احمد صاحب ایم۔ اے طالب علم سول سیکرٹریٹ لاہور۔ (۲) سیکرٹری۔ ماسٹر رحمت علی احمدی کوچہ گجراں مزنگ۔ لاہور (۳) اسسٹنٹ سیکرٹری۔ مسٹر ظفر علی صاحب سٹوڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور (۴) سیکرٹری مال۔ مسٹر محمد حسین صاحب معرفت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب سنٹرل جیل لاہور۔ (سیکرٹری)

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن پر اظہار اعتماد

مسلمانان بارہ مولا کا تار

بارہ مولا ۷ مئی مسلمانان بارہ مولا کی طرف سے حسب ذیل تار بنام "الفضل" موصول ہوا ہے:-

بارہ مولا کے مسلمانوں کو آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن پر کامل اعتماد ہے۔ اور اس کی امداد کے طالب ہیں۔ مخالفین کا یہ پروپیگنڈا۔ کہ مسلمانان کشمیر کو کسی بیرونی امداد کی حاجت نہیں۔ غلط اور بے بنیاد ہے۔

ثواب حاصل کرنے کا موقعہ

چونکہ بیرون ہند اور اندرون ملک سے بعض غیر احمدی اور احمدی غیر مستطیع دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب وقتاً فوقتاً طلب کرتے رہتے ہیں اور نظارت ہذا کی طرف سے ایک حد تک ان کی درخواستوں کو پورا کیا جاتا ہے مگر بعض دفعہ کمی رہ جاتی ہے۔ اس واسطے جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب برائے حصول ثواب مفت بھیج سکیں۔ وہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ارسال کر دیا کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

اخبار "مدینہ" کی جماعت احمدیہ کے خلاف بیہودہ سرائی

اور

"مدینہ" سے ہمارا پُر زور مطالبہ

اخبار "مدینہ" کی حالت

بجنور کا اخبار "مدینہ" ابھی عجائبات روزگار میں سے ہے۔ علمی لحاظ سے اپنی فرومائگی و بے بضاعتی کے باعث احمدیت کے خلاف کچھ لکھ بھی نہیں سکتا۔ اور اس بغض و عناد کی وجہ سے جو اس کے سینہ میں آتش سوزاں کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اس سے باز بھی نہیں رہ سکتا۔ پچھلے دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر اس نے اس پر بحث شروع کی تھی۔ اور عالمانہ شان اختیار کرتے ہوئے مسلمانوں کو "عذاب الٰہی کا مذہبی فلسفہ" سمجھانا شروع کیا تھا۔ لیکن جب ہماری طرف سے اس کے پیشکردہ فلسفہ کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیری گئیں تو تاب مقاومت نہ رکھتے ہوئے اس نے بحث بند کرنے کا اعلان کر کے جان چھڑانا مناسب سمجھا۔

اقتضائے شرافت

شرافت و دیانت کا تقاضا یہ تھا کہ جس میدان سے وہ ابھی چند روز ہوئے منہ کی کھا کر راہ فرار اختیار کر چکا ہے دوبارہ اس کی طرف رُخ نہ کرتا۔ لیکن تعصب اور بغض و عناد کا بُرا ہو۔ کہ اپنی فرومائگی کے احساس کے باوجود اسے نچلا نہیں بیٹھنے دیتا۔ ایک باحیا اور غیرتمند انسان کا کام ہے۔ کہ اول تو کسی سے چھیڑ خوانی نہ کرے۔ اور اگر کرے۔ تو پھر میدان سے بھاگ کر اعتراف عجز نہ کرے۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ "مدینہ" ان تمام خصائل حسنہ سے جو معیار شرافت و نجابت سمجھے جاتے ہیں کلیتہً عاری ہے۔ چنانچہ اس نے ۵ مئی کی اشاعت میں "قادیان کا خطرناک سرحدی پروگرام" کے عنوان سے پھر ایک شر انگیز شذرہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ اس کی قلبی کیفیات کا آئینہ دار ہے۔ اور ظاہر کر رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور روز بروز استحکام اسے انگاروں پر لوٹا رہا ہے۔ اور چونکہ اس کا کوئی بس نہیں چلتا۔ اس لئے اندر ہی اندر جل بھُن کر کباب ہوا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے متعلق "مدینہ" کا بے سروپا بیان

صوبہ سرحد کی کسی نام نہاد جمعیتہ علماء کی کسی قرارداد کا ذکر کرتے ہوئے جس میں اس نے ریاست امب میں جماعت احمدیہ کی (مفروضہ) نارواجساروتوں پر اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ "مدینہ" لکھتا ہے:۔

"قادیان ایک خطرناک سیاست کا مرکز ہے۔ قادیان کا مذہبی فتنہ دُنیائے اسلام کا سب سے بڑا مذہبی فتنہ ہے۔ قادیان اپنے ظاہر و باطن کے اعتبار سے دو جداگانہ حیثیتوں کا مظہر ہے اور ہر حیثیت اسلام کے لئے مضر ہے۔ مذہبی ریاکاروں، سیاسی فریب کاروں اور اخلاقی بدعملوں کی ایک جماعت ہے۔ جو اپنے عیش و نشاط اور انگریزی حکومت کے مقاصد کے لئے نہایت ہی عیاری کے ساتھ معروف کار ہے۔ اس جماعت کا سرحدی پروگرام بہت خطرناک ہے۔ اتنا خطرناک کہ اگر دُنیائے اسلام نے اس پروگرام کو عملی صورت اختیار کرنے کی اجازت دے دی۔ تو مسلمانوں کو چنگیز خان کے فتنہ سے بڑا فتنہ دیکھنا پڑے گا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ دُنیا میں فتنہ انگیز عناصر انجامکار اپنے ہی فتنوں میں مبتلا ہو کر فنا ہو جاتے ہیں۔ لیکن محض اس خیال سے کسی فتنہ کو بڑھنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔"

اور پھر ہمارے پروگرام کی تفاصیل بھی درج کر دی ہیں۔ جو اس سے بھی زیادہ دلچسپ اور "مدینہ" کی دماغی حالت کا صحیح فوٹو ہیں۔ لکھا ہے:۔

"(۱) قادیان کا مرکزی ادارہ افغانستان کو اپنی سازشوں سے اختلافی فتنوں میں مبتلا کر کے اپنے حلقہ اثر میں لینا چاہتا ہے۔ تاکہ بعد میں وہاں کے نظام حکومت پر قبضہ کر لیا جائے۔

(۲) قادیان کی سکیم یہ ہے۔ کہ تمام سرحدی ریاستوں پر قبضہ کر لیا جائے۔

(۳) قادیان کی کوشش یہ ہے۔ کہ سرحدی پروگرام سے پہلے کشمیر میں اپنا اثر وسیع کیا جائے۔ اور اجنبی طاقتوں کی امداد سے وہاں کی حکومت حاصل کی جائے۔"

اور پھر آخر میں نہایت صفائی کے ساتھ اعتراف کر لیا گیا ہے کہ "کوئی شک نہیں۔ یہ امور قیاسی ہیں۔ لیکن حقیقی واقعات ان کا ماخذ ہیں۔"

"مدینہ" کا بے دلیل دعویٰ

ہمیں حیرت ہے۔ کہ "مدینہ" کے ہمہ دان اور باخبر مدیر نے دُنیا کے سامنے اس عظیم الشان راز کو بے نقاب کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق اس کے دعاوی و دلائل اس کے معتقدات۔ اس کے اعمال اور اس کی پنجاہ سالہ زندگی کے ہر ورق سے مختلف ایک بیان پیش کیا۔ لیکن اتنی اہم بات کے لئے جو حقیقت حال سے کوسوں دور ہے۔ اس نے کسی قسم کی کوئی دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور اتنا بھی خیال نہیں کیا۔ کہ دُنیا نصف صدی سے جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی۔ اور محسوس کر رہی ہے۔ اس کے سراسر خلاف ایک بات کو پیش کرتے ہوئے کسی قسم کے ثبوت یا دلیل کی ضرورت نہ سمجھنا اہل بصیرت کو اس کے متعلق کس قسم کی رائے قائم کرنے پر مجبور کرے گا۔

"مدینہ" سے ہمارا پُر زور مطالبہ

صاف ظاہر ہے۔ کہ محض "قیاسی امور" معقول پسند طبقہ کے لئے کوئی چیز نہیں۔ اس کا فرض تھا۔ کہ قادیان کے "خطرناک سیاسی مرکز" ہونے کے متعلق کوئی ایسی دلیل پیش کرتا۔ جو عقلمندوں کے نزدیک قابل غور ہوتی۔ اور واقعات کے رُو سے ثابت کرتا۔ کہ "قادیان کا مذہبی فتنہ دُنیائے اسلام کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔" قادیان کے اخلاقی بدعملوں کی بداعمالیاں جو وہ اپنے عیش و نشاط کے لئے کرتے رہے ہیں۔ ان کے متعلق اپنا یا اپنے متعلقین میں سے کسی کا کوئی ایسا تجربہ پیش کرتا۔ جسے کوئی وقعت دی جا سکتی۔ وگرنہ محض اس کے بک دینے سے دُنیا میں کون ایسا احمق ہے۔ جو اسے درست تسلیم کر سکے۔ ہمارے "انگریزی حکومت کے مقاصد کے لئے نہایت عیاری کے ساتھ معروف کار" ہونے کی آخر کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے نصف صدی کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور اس کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ اس نے اتنے عرصہ میں حکومت سے کبھی کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور جب یہ حقیقت ہے۔ تو پھر غور کرنا چاہیئے۔ کہ اسے "حکومت کے مقاصد کے لئے عیاری کے ساتھ معروف کار" ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہ سب محض فسانے اور بے بنیاد خیال آرائیاں ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے اس کے معاندین کی طرف سے کی جاتی ہیں۔ وگرنہ ان میں کوئی اصلیت یا حقیقت نہیں۔ اگر ہمارے دُشمنوں کے پاس اس کے لئے کوئی ثبوت یا

دلیل ہوتی۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ وہ اسے چھپائے رکھتے۔ اور دُنیا کے سامنے پیش نہ کرتے۔ اب بھی "مدینہ" سے ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ اگر اس کے پاس اپنے ان تمام دعاوی میں سے کسی ایک کا بھی کوئی ثبوت ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ جو کچھ اس نے کہا۔ وُہ واقعہ ہے۔ تو دُنیا کے سامنے اسے پیش کرے۔ اور اپنے پیش کردہ بیان کو صحیح اور درست ثابت کرے۔ ورنہ انصاف پسند پبلک یہ سمجھنے پر مجبور ہوگی۔ کہ اس کی ایسی تحریرات محض خرافات واہیہ اور بے سروپا گپیں ہیں۔ جو اس کی دُشمنی اور عناد کو ظاہر کر رہی ہیں ہم "مدینہ" سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ اپنے ان دعاوی کے دلائل اور ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اور اب کہ اس نے پھر ایک دفعہ ہمارے خلاف نیش زنی کی ہے۔ مردِ میدان بنکر سامنے آئے۔ اور حسب عادت پیٹھ دکھا کر راہ فرار اختیار کر کے دُنیا کو اپنی فطری کمینگی اور دنیت اخلاقی کا ثبوت بہم نہ پہونچائے؂

جماعت احمدیہ کا ظاہر و باطن ایک ہے

جماعت احمدیہ کے اصول ظاہر و باطن میں ایک ہیں۔ اور جیسا کہ "مدینہ" نے لکھا ہے۔ یہ سلسلہ "ظاہر و باطن کے لحاظ سے دو جداگانہ حیثیتوں کا مظہر" نہیں۔ ایک معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو مذہب کے نام پر اور دین اسلام کی خاطر احمدیت میں داخل کیا جاتا ہے۔ جنہیں اشاعت اسلام کی غرض سے ایک تنظیم میں شامل کیا جاتا ہے۔ وہ اگر اس میں آنے کے بعد یہ سمجھیں۔ کہ یہ سلسلہ ان اغراض کو پورا نہیں کر رہا۔ جو ظاہر کی جاتی ہیں۔ اور در اصل "یہ اخلاقی بدعملوں کی جماعت ہے۔ جو اپنے عیش و نشاط اور حکومت انگریزی کے مقاصد کے لئے عیاری کے ساتھ مصروف عمل ہے۔" تو انہیں اس سے علیحدہ ہو جانے میں کیا روک ہو سکتی ہے۔ اگر ایک تعلیم یافتہ اور روشن دماغ شخص جو محض اس لئے اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ یہاں آ کر یہ دیکھتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ "ظاہر و باطن میں دو جداگانہ حیثیتوں کا مظہر ہے" تو آخر اسے کونسی بات مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ اس سے علیحدہ ہو کر اپنے ایمان اور اخلاق کو محفوظ نہ کرے۔ اور جب یہ حقیقت ہے۔ کہ اس جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے داخل ہونے والے بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور لائق انسان ہوتے ہیں۔ تو ان کا اس میں شامل ہونے کے بعد روز بروز اپنے اخلاص اور عقیدت میں ترقی کرتے جانا ثبوت ہے اس امر کا۔ کہ اسے قریب سے بلکہ اندر آ کر دیکھنے کے بعد وُہ اس کے ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہیں دیکھتے۔ اور ایسی صورت میں "مدینہ" کی اس قسم کی باتیں اس کی نامعقولیت اور نادانی و حماقت کے مظاہرہ کے سوا کوئی اثر نہیں کر سکتیں؂

جماعت احمدیہ کی ترقی اور دنیائے اسلام کی اجازت

"مدینہ" نے لکھا ہے "اس جماعت کا سرحدی پروگرام بہت خطرناک ہے۔ اتنا خطرناک۔ کہ اگر دُنیائے اسلام نے اس پروگرام کو عملی صورت اختیار کرنے کی اجازت دے دی۔ تو مسلمانوں کو چنگیز خان کے فتنہ سے بڑا فتنہ دیکھنا پڑے گا۔" لیکن ہم اس کے متعلق مدیر "مدینہ" سے یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اول تو یہ بات ہی سرے سے غلط ہے۔ لیکن اگر یہ صحیح بھی ہوتی۔ تو "دُنیائے اسلام کا اسے عملی صورت اختیار کرنے کی اجازت نہ دینے" کے معنی ہی کیا ہو سکتے ہیں۔ ہم جو کچھ کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ہم نے "دنیائے اسلام" سے اجازت حاصل کرنے کی کبھی درخواست نہیں کی۔ اور دُنیائے اسلام بلکہ ساری دُنیا کا اجازت دینا یا نہ دینا ہمارے لئے کوئی چیز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالکل یکہ و تنہا تمام "دنیائے اسلام" بلکہ ساری دُنیا کی شدید مخالفت کے باوجود جو ترقی کی۔ کیا وُہ اس لئے تھی۔ کہ دُنیائے اسلام سے اس کی اجازت حاصل کر لی گئی تھی۔ آپ نے اپنے ساتھ جن لاکھوں انسانوں کو شامل کر لیا اور مخالفوں کے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود کر لیا۔ کیا یہ اس لئے ہوا۔ کہ "دُنیائے اسلام" نے کمال مہربانی سے اس کی اجازت عطا فرما دی تھی۔ لیکن اگر یہ حقیقت ہے۔ کہ "دنیائے اسلام" کو چھوڑ کر ساری ہی دنیا اس سلسلہ کے نام و نشان کو مٹانا چاہتی تھی۔ اور اسے یہ قطعاً گوارا نہ تھا۔ کہ ایک فرد بھی آپ کی جماعت میں داخل ہو۔ اور اس نے اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے ہر جائز و ناجائز طریق سے کام لیا۔ لیکن باوجود اس کے اس سلسلہ کی ترقی آج مخالف دُنیا کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر رہی ہے۔ تو آج "مدینہ" کا یہ لکھنا "اگر دُنیائے اسلام نے اس پروگرام کو عملی صورت اختیار کرنے کی اجازت دیدی" ایک بے معنی فقرہ نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ جس کی حیثیت اہل دانش پر پوری طرح ظاہر ہے۔ "مدینہ" کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے پروگرام میں خدا کے فضل سے کوئی خطرناک بات نہیں یہ محض اس کی بدگمانی ہے۔ لیکن جو کچھ بھی ہمارا پروگرام ہے۔ اسے عملی صورت دینے کے لئے نہ ہمیں "دُنیائے اسلام کی اجازت" کی حاجت ہے۔ اور نہ ہی اس کا اجازت دینا یا نہ دینا اس کے عملی صورت میں آنے پر کسی طور سے اثر انداز ہو سکتا ہے؂

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور فتنہ انگیز عناصر

"مدینہ" نے لکھا ہے۔ کہ "اس میں شک نہیں۔ کہ دُنیا میں فتنہ انگیز عناصر انجامکار اپنے ہی فتنوں میں مبتلا ہو کر فنا ہو جاتے ہیں۔" لیکن ساتھ ہی اس کا مشورہ ہے۔ کہ "محض اس خیال سے اس فتنہ کو بڑھنے کی اجازت نہیں دیدینی چاہیئے۔" جو صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ اگرچہ وُہ ظاہراً کچھ کہے۔ اس کا دل تسلیم کرتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ ان "فتنہ انگیز عناصر" میں سے نہیں ہے۔ "جو انجامکار اپنے ہی فتنوں میں مبتلا ہو کر فنا ہو جاتے ہیں۔" اگر اس کا دل اس یقین سے لبریز ہوتا۔ کہ یہ سلسلہ بھی انہی "فتنہ انگیز عناصر" میں سے ایک ہے۔ تو خود ہی یہ اصل پیش کرنے کے بعد کہ "ایسے عناصر انجامکار اپنے ہی فتنوں میں مبتلا ہو کر فنا ہو جاتے ہیں۔" وُہ اس قدر دلسوزی کے ساتھ دُنیائے اسلام سے یہ درخواست نہ کرتا کہ اس خیال سے اسے بڑھنے کی اجازت نہ دیدینی چاہیئے جس چیز کے متعلق انسان کو اطمینان ہو۔ کہ وُہ خود بخود فنا ہو جائیگی۔ اسے مٹانے کے لئے اس قدر پُر زور الفاظ میں تمام دُنیائے اسلام سے اپیلیں پر اپیلیں کرنا بے معنی ہے؂

دُنیوی حکومتوں پر ہمارا قبضہ

"مدینہ" کی رائے ہے۔ کہ جماعت احمدیہ "افغانستان کے نظام حکومت پر قبضہ کر لینا چاہتی ہے۔ اور نیز تمام سرحدی ریاستوں پر" لیکن یہ محض اس کی خام خیالی اور کم نگاہی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم نہ صرف افغانستان اور سرحدی ریاستوں پر بلکہ ساری دُنیا پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور جس سرعت سے آگے ترقی کر رہے ہیں۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے ہر دُوربین نگاہ دیکھ سکتی ہے۔ کہ آخر قبضہ کر کے رہینگے۔ اور دُنیائے اسلام بلکہ ساری دُنیا کی معاندانہ کوششیں اور روکاوٹیں ہمارے رستہ میں حائل نہیں ہو سکیں۔ لیکن یہ قبضہ وُہ نہیں جو مدیر "مدینہ" کے خیال میں ہے۔ ہمیں افغانستان یا کسی بھی حکومت کو اپنی سازشوں سے فتنوں میں مبتلا کر کے اپنے حلقہ اثر میں لینے "کی احتیاج نہیں۔ ایسی ذلیل اور کمینہ حرکات وُہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہ رکھتے ہوں۔ اور جن کی نگاہ میں دُنیوی عز و جاہ اور ملک و حکومت کی کوئی قدر ہو۔ ہم انشاء اللہ العزیز ضرور نہ صرف افغانستان اور سرحدی ریاستوں بلکہ ساری دُنیا پر قبضہ کریں گے۔ لیکن یہ قبضہ دلائل کے ذریعہ ہوگا۔ نہ کہ تلوار کے ذریعہ۔ یا سازشوں کے ذریعہ۔ ہماری حکومت یقیناً تمام دُنیا پر ہوگی لیکن یہ حکومت ایسی نہ ہوگی جیسے لوگ تلوار کے ڈر سے یا نفسانی اغراض کے ماتحت منظور کر لیتے ہیں۔ بلکہ [illegible] کے ذریعہ قلوب پر حکومت ہوگی۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ اور اس کے وعدوں پر جو اس نے اپنے مامور اور امام وقت کے ساتھ کئے۔ پورا پورا یقین رکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ وُہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت اور حکومت انہیں نہیں روک سکتی۔ دُنیا ہمارے خلاف جس قدر کوششیں چاہے کرے۔ اور جو بھی مخالفانہ تدابیر ہمیں ناکام کرنے کے لئے اس کے ذہن میں آ سکتی ہیں شوق سے اختیار کرے۔ وُہ ہمیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب اور ضرور کامیاب ہونگے۔ اور جو لوگ حقائق سے عمداً آنکھیں بند کر لینے کے عادی نہیں۔ وُہ ہماری پنجاہ سالہ زندگی کے ایک ایک ورق اور معاندین سلسلہ کی مخالفانہ کوششوں اور سرگرمیوں کے ہر باب کا مطالعہ کرنیکے بعد بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے جو کچھ کہا۔ اس میں ذرا بھر مبالغہ نہیں نہ کسی بات پر تخیل اور خوش اعتقادی کو دخل نہیں۔ اور ہم جو کچھ کہتے ہیں وُہ ضرور ہو کر رہے گا؂

مظلومین کشمیر کی امداد

مدیر "مدینہ" کا پیچیدہ دماغ جو اسلام اور اسوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بجائے گاندھی جی اور دیگر کانگریسیوں کے [illegible] جیسابی کا عادی ہو چکا ہے۔ اور ان کی پالیسی بازیوں اور فریب کاریوں کا سرمایہ دار ہے اس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص اخلاص و ہمدردی کے جذبات کے ماتحت بھی کوئی کام کر سکتا ہے۔ اور کسی بھی اور جد و جہد کی تہ میں حقیقتاً خدمت خلق اور امداد مصیبت زدگان کا مخلصانہ جذبہ بھی کارفرما ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ کشمیر کے مظلومین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جو کوشش اور سعی بلیغ کرتے رہے۔ اور کر رہے ہیں۔ اسکی تہ میں بھی اپنا اثر و رسوخ قائم کرنے اور اجنبی طاقتوں کی امداد سے وہاں کی حکومت حاصل "کرنے کا اسے گمان ہوا ہے۔ ورنہ کشمیر کی سیاسی تحریک کی ابتداء سے لیکر اس وقت تک حضور نے جس بے نفسی، بے غرضی، استقلال اور مخالفانہ حالات میں مظلومین کشمیر کی امداد کا کام کیا ہے۔ اس کی تمام انصاف پسند اور ٹھوس کام کی قدر کرنے والی دُنیا معترف اور مداح ہے۔ لیکن چونکہ یہ بات مدینہ کے آقایان ولی نعمت کے مفاد کے خلاف اور ان کے منشاء و مقصد کے منافی ہے۔ اس لئے حق نمک ادا کرنے کے لئے وہ ایسی ایسی بے سروپا باتیں کر کے اس عظیم الشان کام کے اثر کو کم کرنا چاہتا ہے۔ آخر میں ہم مدینہ سے پھر ایک بار مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ زیر بحث مضمون [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اپنے عظیم الشان مقام کی ذمہ واریوں کا احساس کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۴ مئی ۳۴ء بمقام لاہور

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

گذشتہ ہفتہ میں مجھے یہاں کے تبلیغی سکرٹری کی طرف سے

تبلیغی کام کی رپورٹ

باقاعدہ ملتی رہی ہے۔ اس کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہؤا۔ کہ انتظام یہ کیا گیا ہے۔ کہ ہر محلہ میں ایک ایک ہفتہ تک ہر روز کسی نہ کسی دوست کے گھر پر جلسہ کیا جائے۔ اور ارد گرد کے تمام احمدی وہاں جمع ہوں۔ اور اپنے ساتھ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی لائیں۔ تا ایسے لوگوں کا ایک طبقہ معلوم کیا جائے۔ جو ہمارے سلسلہ کے حالات۔ اس کے

دعاوی اور دلائل سے دلچسپی

رکھتا ہو جس رنگ میں کہ تبلیغی کام کی سکیم میرے سامنے پیش ہوئی تھی۔ اور جس رنگ میں میں نے اس کی منظوری دی تھی۔ یہ کام جو شروع کیا گیا ہے۔ اس سے کسی قدر مختلف ہے۔ میں نے جو سکیم منظور کی تھی۔ اس میں یہ تھا۔ کہ ایسے محلوں میں جہاں احمدی نہیں ہیں۔ جلسے کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور احباب جماعت سے اس بات میں مدد لی جائے۔ کہ جہاں ان کے دوست یا رشتہ دار ہوں۔ یا ان کے دوستوں کے دوست اور رشتہ داروں کے رشتہ دار ہوں۔ ان کا پتہ لے کر ان کے گھروں پر

محدود تبلیغ کی تجویز

کی جائے۔ جو اشتہار اور ڈھنڈورہ سے نہ ہو۔ صرف گھر والوں اور ان کے چیدہ چیدہ احباب کو تبلیغ کی جائے تا شورش کے بغیر کام ہو سکے۔ مگر جو تبلیغ فیض باغ میں شروع کی گئی ہے۔ اس کے متعلق مجھے یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ اسی سلسلہ میں ہے۔ یا اس سے علیحدہ کوئی نئی سکیم ہے۔ اگر تو اسی سکیم کے سلسلہ میں ہے۔ تو میں اس کے متعلق یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ میری

منشاء کے خلاف

ہے۔ فیض باغ میں احمدی ہیں۔ اور ان کے گھروں پر تبلیغ شروع کی گئی ہے۔ حالانکہ میں نے جو تجویز منظور کی تھی۔ اس میں یہ تھا کہ

دوسروں کے گھروں میں

انتظام کیا جائے۔ جن کی ہمدردی دوستانہ کے رنگ میں حاصل کی جائے۔ اور اگر یہ کوئی علیحدہ تجویز ہے۔ تو اگرچہ تبلیغ کے لئے جتنی بھی نئی راہیں نکالی جائیں۔ اچھا ہے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا۔ کہ جو سکیم میرے سامنے پیش کر کے منظور کرائی گئی تھی۔ اسے بالکل نظر انداز کر کے اور اس کے کسی بھی حصہ پر عمل کئے بغیر اسے ترک کر کے ایک نئی راہ اختیار کر لینے کے کیا معنے ہیں۔ کامیابی ہمیشہ

مجوزہ طریق پر کام

کرنے اور اسے منظم صورت میں سرانجام دینے سے ہوتی ہے۔ یہ بے ضابطگی ہے۔ کہ مجوزہ سکیم کو بالکل ترک کر کے نئے رنگ میں کام شروع کر دیا جائے۔ مگر قطع نظر اس سے کہ دوستوں نے اسی کو پسند کیا۔ اور اسی پر عمل شروع کرنا مناسب سمجھا۔ اور تبلیغ جس رنگ میں بھی ہو۔ اچھی ہے۔ میں ایک

افسوسناک رپورٹ

کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ سکرٹری تبلیغ نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ جن دوستوں نے مدد کا وعدہ کیا تھا۔ وہ پورے طور پر جمع بھی نہیں ہوتے رہے۔ اور ارد گرد علاقہ سے تو کیا پاس پاس گھروں والے احمدی احباب بھی شامل نہیں ہوئے۔ اور جن کے ذمہ لگایا گیا تھا۔ کہ غیر احمدیوں کو ساتھ لائیں۔ وہ بجائے

کسی نظام کے ماتحت

ان کو لانے کے یونہی آوازیں دیتے تھے۔ کہ تقریر شروع ہوتی ہے۔ لوگ آکر سنیں۔ حالانکہ اس طرح آنے والوں کے متعلق کوئی نہیں جانتا۔ کہ کون شریف ہے۔ اور کون شرارتی۔ کسے سنانا مفید ہو سکتا ہے۔ اور کسے نہیں۔ اور یہ دونوں

رنجیدہ امور

ہیں۔ کہ اول تو ان دوستوں نے ابتداء میں ہی کوئی دلچسپی نہیں لی۔ اور جلسہ میں آکر شامل نہیں ہوتے رہے۔ جن کی امداد کام کو وسعت دینے کے لئے ضروری تھی۔ اور دوسرے یہ کہ جس طریق پر لوگوں کو لانا چاہیئے تھا۔ نہیں لائے۔ لاہور کے دوسرے احمدیوں پر کوئی الزام نہیں۔ جس صورت میں کہ ہمسایہ میں رہنے والے دوست بھی نہیں آتے رہے۔ یا قلیل تعداد میں آئے۔ اور یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ

میرے تین خطبات

کے بعد جو میں نے لاہور میں پڑھے ہیں۔ اور اس جلسہ کے بعد جو میری موجودگی میں کیا گیا۔

دوستوں میں بیداری

پیدا ہو چکی ہوگی۔ اور وہ تندھی سے کام کرنے لگ گئے ہوں گے مگر سکرٹری تبلیغ کی رپورٹ سے معلوم ہؤا۔ کہ میرا اندازہ صحیح نہ تھا۔ بعض دفعہ پُرجوش انسان مایوسی کا پہلو بھی لے لیتا ہے اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ سکرٹری صاحب نے اپنے جوش کی وجہ سے

مایوسی کا پہلو

لیا ہے۔ یا فی الواقعہ یہ نقص موجود ہے۔ مگر اسے صحیح فرض کر کے میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جب کام کی ابتداء ایسی سست ہو۔ تو انتہاء کیا ہوگی۔ آپ لوگوں کے لئے یہ

ایک بڑا اچھا موقعہ

تھا۔ خلیفہ وقت آپ میں آیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اسے آپ میں متواتر خطبات پڑھنے کی توفیق دی۔ اس کی موجودگی میں آپ کے نمائندوں نے جمع ہو کر ایک سکیم تجویز کی۔ جسے اس نے منظور کیا۔ لیکن پھر بھی آپ لوگوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ یہ تو گھروں میں پہنچ کر خدمت کا موقعہ دینے والی بات تھی۔ اور منہ میں لقمہ ڈالنے والی بات تھی۔ مگر پھر بھی اگر کوئی اپنا مونہہ بند کر لے۔ تو خدا کی نظروں میں بھلا اس کی کیا قدر ہو سکتی ہے۔ دینی امور میں جس قسم کی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ تو بہت بڑی چیز ہے۔ یہ تو ایسی سستی ہے۔ جس کی امید دنیا داروں سے بھی نہیں کی جا سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جہاں تک

اذان کی آواز

پہنچے۔ سب کو نماز کے لئے مسجد میں آنا چاہیئے۔ سوائے کسی ایسی معذوری کے۔ جس میں آنا بالکل ناممکن ہو۔ ایک نابینا شخص آپ کے پاس آیا۔ اور کہا کہ گلیوں میں پتھر وغیرہ

پڑے ہوتے ہیں۔ رستہ خراب ہوتا ہے۔ پاؤں زخمی ہو جاتے اور خون نکل آتا ہے۔ اگر اجازت ہو۔ تو میں گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کروں۔ آپ نے اسے اجازت دے دی۔ مگر جب وہ جانے لگا۔ تو پھر بلایا۔ اور فرمایا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچتی ہے یا نہیں۔ اس نے کہا ہاں پہنچتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تو میں اپنی اجازت واپس لیتا ہوں۔ تمہیں بہر حال مسجد میں پہنچنا چاہیئے۔ پس جب اذان کے لئے جو

تبلیغ کی نمائندہ

اور اختصاری تبلیغ ہے۔ یہ حکم ہے تو تفصیلی تبلیغ جس جگہ ہو رہی ہو۔ اور ایک شخص پاس ہی گھر میں بیٹھا رہے۔ تو وہ انسان خدا کی نظر میں کتنا گرا ہوا ہوگا۔

خدا تعالے نے آپ لوگوں کی ترقی کے جو سامان پیدا کئے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اللہ تعالے جبر سے کام نہیں لیا کرتا۔ وہ نعمت پیش کر دیتا ہے۔ آگے اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا

بندہ کے اختیار میں

ہوتا ہے۔ اللہ تعالے صرف سامان پیدا کر دیتا ہے۔ دنیا میں سوائے تمہارے اور کوئی قوم ایسی نہیں۔ جو تبلیغ خدا کے لئے کرتی ہو۔

عیسائی اور ہندو

بے شک تبلیغی کوششیں کرتے ہیں۔ مگر دنیوی ترقی کے لئے مسلمان کرتے ہی نہیں۔ صرف احمدی ہی ہیں۔ جو

اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تبلیغ

کرتے ہیں۔ اور یہ موقعہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہمیں نصیب ہوا۔ ورنہ پہلے ہم بھی گھروں میں غافل سو رہے تھے۔ اللہ تعالے نے اپنا فضل کیا۔ اور رحمت نازل کی اس نے اپنی نعمت ہمارے گھروں میں بھیجی۔ ہم اگر پھر بھی توجہ نہ کریں۔ تو ہماری نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

صداقت اور حق کی مخالفت

کوئی معمولی بات نہیں۔ اور اس سے کسی کو روک لینا بہت بڑے اجر کا باعث ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے علی اگر ایک طرف ایک وادی بھیڑوں بکریوں سے بھری ہوئی ہو۔ یعنے ایک پہاڑ سے کر دوسرے تک تمام جگہ بھیڑوں اور بکریوں سے بھری ہوئی ہو۔ گویا کروڑوں کا مال پڑا ہو۔ اور دوسری طرف

ایک ادنیٰ انسان کو ہدایت

ہو جائے۔ تو یہ اس سے بہت قیمتی ہوگی۔ گویا ایک شخص کی ہدایت کو کروڑ ہا روپیہ کے صدقہ سے بھی زیادہ بتایا ہے۔ پھر بھی جو لوگ توجہ نہیں کرتے۔ اس کی دو ہی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ انہوں نے

سلسلہ کی اہمیت

کو سمجھا ہی نہیں۔ اور یا پھر یہ کہ انہیں سستی کی عادت ہے۔ لوگ کسی سے کوئی خاص خبر سنتے ہیں۔ تو کس طرح دیوانہ وار سب کو سناتے پھرتے ہیں۔

اخبارات میں کوئی نئی خبر

پڑھتے ہیں۔ تو کس طرح سب کو سناتے ہیں۔ فرض کرو امریکہ کا کوئی پریذیڈنٹ مارا جائے۔ یا کوئی نیا آدمی پریذیڈنٹ ہو جائے۔ یا آئرلینڈ میں کوئی تازہ واقعہ ہو جائے۔ تو کس طرح لوگ ایک دوسرے کو سناتے ہیں۔ بازاروں میں دوکانوں پر دوستوں کے گھروں میں دفتروں میں یہی باتیں کرتے ہیں۔ کہ یہ ہو گیا۔ وہ ہو گیا۔ حالانکہ براہ راست ان کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مگر اس خبر کو سنکر کہ اللہ تعالے نے

اپنا ایک ہادی

بھیجا۔ جسے قبول کرنے سے ساری دنیا کی نجات وابستہ ہے۔ اگر کوئی اثر نہ ہو۔ اور اسے دوسروں کو سنانے میں سستی کی جائے۔ تو کس قدر غفلت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض لوگوں کو

نمائش کی عادت

ہوتی ہے۔ ایک عورت نے انگوٹھی بنوائی۔ وہ جہاں کہیں بیٹھے اس کی نمائش کرے۔ مگر یا تو یہ کہ سوسائٹی میں وہ کوئی اثر رکھتی تھی۔ یا یہ کہ وہ انگوٹھی ہی کوئی معمولی چیز تھی۔ کسی نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اس عورت کو نمائش کی اس قدر خواہش تھی۔ کہ اس نے اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ عورتیں جمع ہوئیں۔ اور پوچھنے لگیں۔ کہ بہن کچھ بچا بھی۔ وہ ہر ایک سے یہی کہتی۔ کہ بس اس انگوٹھی کے سوا کچھ نہیں بچا۔ مگر پھر بھی کسی نے توجہ نہ کی۔ آخر ایک عورت نے سوال کیا۔ کہ بہن یہ انگوٹھی تم نے کب بنوائی۔ اس پر اس نے سر پیٹ کر کہا۔ کہ اگر یہ بات پہلے پوچھ لی جاتی۔ تو میرا گھر بار کیوں جلتا۔ جب اتنی

چھوٹی سی چیز کی نمائش

کے لئے لوگ اس قدر قربانی کرتے ہیں۔ مگر ہم اتنی بڑی اہم بات کو سنکر توجہ نہ کریں۔ تو کس قدر سستی ہے۔ اس سستی کے دو ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ یا تو یہ کہ کام کرنے کی حس باقی نہیں رہی۔ اور یا یہ کہ کام کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ پس دوست اپنے اندر بیداری پیدا کریں۔ ایک معمولی انسان جس نے بھیک مانگنے کی وجہ سے اپنے اخلاق کو خراب کر لیا ہو۔ جو سوسائٹی کے لئے کسی طرح بھی مفید نہ ہو۔ بلکہ ایک بوجھ ہو۔ وہ اگر مر رہا ہو۔ تو اس کی امداد نہ کرنے والا بھی

ہر شخص کی نگاہ میں کمینہ

ٹھہرتا ہے۔ اور جب ایسے شخص کی جان بچانے کی کوشش نہ کرنے والے کو جو دنیا کے لئے کسی نفع کا موجب نہیں۔ دنیا ذلیل اور کمینہ کہتی ہے۔ تو جب ہمارے سامنے

دنیا کی روحانیت مردہ

ہو رہی ہو۔ وہ روحانی لحاظ سے فنا ہو رہی ہو۔ اور اسے دیکھ کر ہماری رگ ہمدردی میں جوش پیدا نہ ہو۔ تو یہ کتنی بڑی کوتاہی ہے۔ ایک شخص ڈوب رہا ہو۔ اور تیرنا جاننے والا اسے نہ بچائے تو دنیا میں کوئی اسے شریف اور قابل عزت نہیں سمجھتا۔ حالانکہ اس ڈوبنے سے صرف جسم فنا ہوتا ہے۔ روح فنا نہیں ہوتی۔ لیکن ہمارے سامنے ایسے لوگ ڈوب رہے ہیں۔ جنکی روحانیت فنا ہو رہی ہے۔ اور ایسی موت ان پر وارد ہو رہی ہے جس کے بعد ان کے لئے نیکی کرنے اور

تباہی سے بچنے

کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔ مگر ہم ان کو بچانے کی ذمہ واری سے غافل رہیں۔ تو یہ کس قدر افسوس کی بات ہوگی۔ پس دوستوں کو میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ غفلت کو چھوڑ دیں۔ جو

عظیم الشان کام

ان کے سپرد ہے۔ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ اللہ تعالے کی نعمت کی قدر کریں۔ وہ بڑے بڑے اولیاء اللہ جن کے نام آج ہم عزت سے لیتے ہیں۔ اپنے اپنے زمانہ میں اسی حسرت میں رہے کہ کاش ہم

مسیح موعود کا زمانہ

پاتے۔ باوجودیکہ اللہ تعالے نے ان کو بڑے بڑے مقام دیئے تھے۔ مگر ان کے اقوال موجود ہیں۔ جن میں نہایت حسرت کے ساتھ اس خواہش کا اظہار پایا جاتا ہے۔ لیکن یہ نعمت اللہ تعالے کی طرف سے ہمیں حاصل ہوئی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم ایسے مقام پر ہیں۔ جو بڑے بڑے

بزرگوں کے لئے قابل رشک

ہے۔ اس لئے ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس عظیم الشان مقام پر ذمہ واریاں بھی عظیم الشان ہیں۔ ایک ایسا شخص جو اپنے فہم اور عقل کے باعث اس نعمت سے محروم ہے۔ کہہ سکتا ہے۔ کہ اے اللہ تو نے مجھے اتنی سمجھ ہی نہ دی تھی۔ کہ میں ان باتوں کو سمجھ سکتا۔ اور ان پر عمل کر سکتا۔ مگر جن کو اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

قبول کرنے کی توفیق

عطا فرمائی۔ ان کے پاس اپنی غفلت کے لئے کوئی عذر نہیں دنیا میں جتنے بڑے بڑے نبی گذرے ہیں۔ مثلاً حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسےٰؑ اور پھر خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب نے

مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں

کیں۔ اور یہ عظیم الشان واقعہ جس کی تمام انبیاء خبر دیتے آئے ہیں۔ ہم میں ہو گیا اور ہم اسکو

28

سینموں میں دبا کر

بیٹھ جائیں۔ تو یہ کس قدر خدا کی ناراضگی کا موجب ہوگا۔ پس دوستوں کو چاہئیے کہ سستیاں ترک کریں۔ اور ارادوں کو مضبوط کریں۔

ارادہ کی مضبوطی

ہی ایسی چیز ہے۔ جس سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ میں نے کئی لوگوں سے سنا ہے۔ جو ہماری جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ کہ ہم ایک دن سینما نہ دیکھیں۔ تو رات نیند نہیں آتی اگر وہ لوگ سینما کے لئے ہر روز وقت کی اس قدر قربانی کر سکتے ہیں۔ تو کیا ہم

خدا کا پیغام

پہونچانے کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتے۔ لوگ ایک تصویر کو دیکھنے کے لئے پیسے خرچ کرتے ہیں۔

بیوی بچوں سے علیحدہ

ہوتے ہیں۔ اور وقت خرچ کرتے ہیں۔ جو لوگ تبلیغ کے لئے نہیں جاتے۔ وہ اسی وجہ سے نہیں جاتے۔ کہ بیوی کے پاس بیٹھیں گے۔ بچوں میں دل بہلائیں گے۔ لیکن انہیں ان لوگوں سے سبق حاصل کرنا چاہئیے۔ جو سینما کی تصاویر دیکھتے ہیں۔ اگر وہ تصاویر کے لئے اتنی قربانی کرتے ہیں۔ تو کیا ہم

خدا کے لئے

ایسا نہیں کر سکتے۔ ہر شخص کی کوئی نہ کوئی مجلس ہوتی ہے۔ جہاں جا کر ادہر ادہر کی باتیں کرتا ہے۔ یہ ہر شخص کی عادت ہوتی ہے۔ پھر ہم وہ عادت کیوں نہ ڈالیں۔ جس سے دین بھی سدھرے اور دنیا بھی۔ میں نہیں جانتا کہ جو سکیم میں نے منظور کی تھی۔ اس کے ماتحت کام ہؤا ہے یا نہیں۔ اگر ہوا ہے۔ تو میرے پاس اس کی کوئی رپورٹ نہیں پہونچی۔ اور جو کام شروع کیا گیا ہے۔ یہ اس سے باہر تھا۔ لیکن پھر بھی جب کام شروع کیا گیا تھا۔ تو دوستوں کو چاہئیے تھا۔ کہ جس طرح بھی بن پڑتا۔ اس میں شامل ہوتے۔ جو شخص بیوی بچوں سے اسلئے جدا ہوتا ہے کہ تبلیغ کرے۔ اور

تبلیغی مجلس

میں شامل ہو۔ اس کا یہ عمل بے فائدہ نہیں ہوگا۔ اس طرح یہ بھی فائدہ ہو سکتا ہے کہ دوست معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ کس پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اور انہیں کس کے پاس تبلیغ کے لئے جانا چاہئیے۔ اور اس لحاظ سے بھی ایسی

مجالس میں شمولیت

ضروری ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے دوست بالعموم اور امیر صاحب بالخصوص اس طرف متوجہ ہونگے۔ اور جو سکیم منظور ہوئی تھی۔ اس کے ماتحت کام شروع کر دیں گے۔

اور جو کام بھی ہو۔ خواہ وہ سکیم کے ماتحت ہو۔ یا اس سے باہر ہے استقلال سے کریں گے۔ قلوب اس وقت ایسے طور پر متوجہ ہو رہے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ فرشتوں نے

خاص طور پر تسلط

کیا ہؤا ہے۔ مجھے لاہور میں ہی ایک خط ملا ہے۔ گوجرانوالہ کے ضلع میں غیر احمدیوں نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں

احمدیوں سے وعدہ

کیا۔ کہ احمدیت کے خلاف کچھ نہ کہا جائے گا۔ مگر جو مولوی آئے انہوں نے مقامی لوگوں کے روکنے کے باوجود احمدیت کے خلاف زور لگایا۔ ایک مشہور مولوی صاحب نے کہا۔ کہ مولوی ظفر علی اس وقت مرزائیوں کے پیچھے خوب پڑا ہؤا ہے اے مسلمانو! تم اس کا ساتھ دو۔ اور احمدیت کو کچل ڈالو۔ ایک اور مولوی صاحب نے اول الذکر مولوی صاحب کے جواب میں کہا۔ ظفر علی احمدیت کی مخالفت کر کے سخت ذلیل ہو گیا ہے۔ اس کا ساتھ دینے سے احمدیت اور پھیلے گی۔ اس پر پہلے مولوی صاحب نے کہا بڑے بڑے تمام شہروں سے مرزائیت مٹ رہی ہے اس کا جواب دوسرے مولوی صاحب نے یہ دیا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ احمدیت مٹ رہی ہے۔ بلکہ ہماری سخت مخالفت کے دباؤ کے باعث اور ابھر رہی ہے۔ میں جسقدر گریجوایٹوں وکیلوں بیرسٹروں اور ججوں وغیرہ سے ملتا ہوں۔ وہ سب احمدیوں کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ عام لوگوں میں بھی یہی رجحان ہے ایک اور مولوی صاحب نے کہا۔ فلاں مولوی صاحب تو یہ کہتے ہیں۔ کہ کام شہروں سے۔ احمدیت مٹ رہی ہے۔ لیکن ہمارے گھروں میں تو اب گھسنی شروع ہو گئی ہے۔

میرے نہایت سمجھدار چار رشتہ دار

حال ہی میں احمدی ہو گئے ہیں۔

پس قلوب تیار ہیں۔ سستی ہماری طرف سے ہی ہے۔ لوگوں کی مثال اس وقت پیاسے کی ہے۔ اور جب ایک انسان پیاسا مر رہا ہو۔ اور دوسرے کے پاس پانی ہو لیکن وہ پانی دے کر اس کی جان نہ بچائے۔ تو وہ کس قدر مجرم ہوگا پس دوستوں کو چاہئیے۔ کہ

ہمت سے کام کریں

لاہور

پنجاب کا مرکز

ہے۔ اور اگر ہمارے دوست ہمت کر کے اسے ان ظلمات اور بدعات سے جو اس وقت دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ بچا لیں۔ تو سارے صوبہ پر اس کا اثر ہو سکتا ہے۔ پھر ساری دنیا میں زیادہ تر تبلیغ پنجابیوں کے ذریعہ ہو رہی ہے۔

نوے فیصدی چندہ

اور کارکن پنجاب سے ہی ملتے ہیں۔ اس لئے اگر احمدیت لاہور میں مضبوط ہو جائے۔ تو لازماً پنجاب میں بھی مضبوط ہوگی۔ اور اس طرح گویا

ساری دنیا میں

مضبوط ہوگی۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس طرف اب زیادہ توجہ کریں گے۔ اور جو سکیم منظور ہوئی ہے۔ اس پر عمل شروع کر دیں گے۔ میں تو ایک دو دن میں چلا جاؤں گا۔ افسوس ہے۔ کہ میرے یہاں ہوتے ہوئے

اصل کام

کے متعلق مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اگر مل جاتی۔ تو ممکن ہے۔ میں کوئی مفید مشورہ دے سکتا۔ اور خوش جاتا۔ تاہم میں امید کرتا ہوں۔ کہ جب پھر آؤں گا۔ تو اس کام کو

زیادہ شاندار اور نتائج خیز صورت

میں دیکھوں گا۔ میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ دوستوں کو توفیق دے۔ کہ وہ اپنے کام کی ذمہ واریوں کو محسوس کریں اور ان فرائض کو جو اللہ تعالےٰ نے ان پر عائد کئے ہیں۔ ادا کریں اور اپنے ان بھائیوں کو جو ظلمت میں ڈوبے ہوئے اور

روحانی موت

مر رہے ہیں۔ زندگی کا پانی پلا سکیں۔ آمین

مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے چندہ کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کشمیر کا آئینی کام شروع فرما دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ تمام جماعتیں نہ صرف احمدیوں سے ہی بشرح ایک پائی فی روپیہ چندہ وصول کر کے ارسال فرمائیں۔ اور اس امر میں کسی کا تساہل نہ ہونے دیں۔ بلکہ دیگر مسلمانوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کرنے کی سعی فرمائیں

میاں احمد دین صاحب زرگر نے حسب معمول چندہ کشمیر وصول کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ احمدیہ جماعتوں سے امید کی جاتی ہے۔ کہ اس کام میں ان کے ساتھ تعاون کر کے ثواب حاصل کریں گی ؛

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

مذاہب غیر

ہندو فلسفہ کی ایک جھلک

آریہ سماجیوں کے دعاوی

ہندو فلسفہ کی فضیلت اور اس کی برتری کے دعویٰ کرنے میں آریہ سماجی زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں۔ لیکن حقیقتًا اس کی جو حیثیت ہے۔ وہ اس قدر مضحکہ خیز ہے۔ کہ کوئی غیرتمند ہندو اس پر فخر کرنا تو درکنار اس کا ذکر کرنے پر بھی شرم سے پانی پانی ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہندو پران اور دوسرا مذہبی لٹریچر اس وقت دنیا کی آنکھوں سے بالکل اوجھل ہے۔ اور اس کی فضیلت و برتری کے دعوے کرنے والوں کو آج تک جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اسے پبلک میں پیش کریں۔ اور تو اور آریہ سماج آج تک ویدوں کا اردو ترجمہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکی۔ حالانکہ وہ اپنے آپ کو ویدوں کی خادم ظاہر کرتی۔ اور ویدک دھرم کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے ؛

دنیا کی پیدائش اور شو پران

سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں ہندو پرانوں کی بعض باتوں کا تعریضًا ذکر کیا ہے۔ اور اسی تذکرہ کی بنا پر آج ہم ہندو فلسفہ کی ایک جھلک ناظرین کو دکھلانے کے قابل ہو سکے ہیں۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق شو پران میں ایک عجیب و غریب کہانی درج ہے۔ اور وہ یہ کہ شو نے خواہش کی۔ کہ میں دنیا کو پیدا کروں۔ اس خواہش کے پیدا ہونے پر اس نے پانی ٹھہرنے کی ایک جگہ پیدا کی۔ جسے نارائن کہتے ہیں۔ نارائن کی ناف میں سے اس نے کمل اور پھر کمل میں سے برہما کو پیدا کیا۔ اپنی پیدائش کے بعد برہما نے دیکھا۔ کہ چاروں طرف پانی ہی پانی ہے اس نے پانی میں سے ایک چلو بھرا۔ اور اسے غور سے دیکھنے کے بعد پھر اسے زور کے ساتھ پانی میں ٹپک دیا۔ اس سے پانی میں ایک بلبلا پیدا ہوا۔ اور اس بلبلے میں سے ایک آدمی پیدا ہو گیا۔ جس نے پیدا ہوتے ہی برہما کو کہا۔ کہ اے بیٹے دنیا کو بنا۔ برہما نے ناراض ہو کر اس سے کہا۔ کہ میں تیرا بیٹا نہیں۔ بلکہ تو میرا بیٹا ہے بس اس پر دونوں میں جنگ و جدال شروع ہو گیا۔ اور وہ سلح آب پر ہی دو ہزار برس تک مسلسل لڑتے رہے۔

لنگ کا ظہور

"مہادیو" نے یہ حالت دیکھ کر کہ جن کو میں نے دنیا کی پیدائش کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ وہ اس قدر عرصہ دراز سے دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ افسوس کیا۔ اور اس اظہار افسوس کے نتیجہ میں ان دونوں کے بیچ میں سے ایک نورانی لنگ پیدا ہوا۔ جو سیدھا آسمان کی طرف صعود کر گیا۔ یہ حالت دیکھ کر وہ دونوں حیران و ششدر رہ گئے۔ اب دونوں میں یہ طے پایا۔ کہ اس لنگ کی ابتدا اور انتہا معلوم کرنی چاہیئے۔ جو اس کا پتہ کر کے پہلے آئے وہ باپ اور جو پیچھے آئے وہ بیٹا ہو گا۔ اس سمجھوتہ کے بعد وشنو کچھوے کی شکل اختیار کر کے تحت الثریٰ میں چلا گیا۔ اور برہما ہنس کا جسم اختیار کر کے آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔ اور دونوں پوری رفتار کے ساتھ چلنے لگے۔ اور دو ہزار برس تک مسلسل چلتے گئے۔ مگر وہ راز معلوم نہ کر سکے۔

برہما کی دروغ بیانی

برہما اپنی اس ناکامی پر حیران تھا۔ کہ اسے ایک گائے اور ایک کیتکی کا درخت اوپر سے نیچے آتا ہوا نظر آیا۔ برہما نے ان سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم ہزاروں برس سے اس لنگ کے سہارے سے چلے آتے ہیں۔ برہما نے دریافت کیا کہ اس کی کوئی حد بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ اس کی کوئی حد نہیں۔ اس پر برہما نے ان سے کہا۔ کہ میرے ساتھ چلو۔ اور وشنو کے سامنے پہنچ کر گائے یہ بیان کرے۔ کہ میں اس لنگ کے سر پر دودھ کی دھار برسایا کرتی تھی۔ اور درخت کہے۔ کہ میں اس پر پھول برسایا کرتا تھا۔ تا اس کی انتہا معین ہو جائے اور میں اسے معلوم کرنے میں کامیاب سمجھا جاؤں اور وشنو کا باپ قرار پاؤں۔ مگر انہوں نے جھوٹ بولنے سے انکار کیا۔ اس پر برہما نے انہیں دھمکی دی۔ کہ اگر میرا کہا نہ کرو گے۔ تو میں تم کو بھی جلا کر خاکستر کر دونگا۔ تب وہ دونو اس کذب بیانی پر آمادہ ہو گئے۔ اور وشنو کے پاس پہنچ کر انہوں نے برہما کا یاد کرایا ہوا بیان اس کے سامنے دیدیا۔ اس پر لنگ سخت برافروختہ ہوا۔ اور اس نے کہا کہ اس قدر صریح جھوٹ بولنے کی وجہ سے تم دونو ملعون قرار پائے ہو۔ کیتکی کے درخت کو مخاطب کر کے اس نے کہا۔ کہ تیرا پھول دنیا میں کسی دیوتا پر چڑھایا نہیں جائیگا۔ اور جو کوئی تیرا پھول چڑھائے گا۔ وہ تباہ ہو جائے گا۔ اور گائے سے کہا کہ تیرے جھوٹ بولنے کی سزا تجھے یہ دی گئی ہے۔ کہ تیرے منہ کی کوئی پرستش نہیں کیا کرے گا۔ ہاں تیری دم کی پرستش ہوگی۔ اور برہما سے کہا۔ کہ چونکہ تو نے ان دونو کو جھوٹ بولنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس لئے دنیا میں تیری پرستش نہیں ہوگی۔ وشنو نے چونکہ جھوٹ نہیں بولا تھا۔ اور دل میں اگر صاف اقرار کر لیا تھا۔ کہ میں لنگ کی ابتدا معلوم کرنے سے قاصر رہا ہوں۔ اس لئے لنگ نے اسے یہ انعام دیا۔ کہ اس سے وعدہ کیا۔ کہ دنیا میں تیری پرستش ہوگی۔

دنیا کس چیز سے پیدا ہوئی

اس کے بعد وشنو اور برہما دونوں نے لنگ کی مدح و ستائش شروع کر دی۔ اور اس تعریف پر لنگ اس قدر خوش ہوا۔ کہ اس میں سے ایک "جٹا جوٹ صورت" نکل آئی۔ اور کہا کہ میں نے تم کو دنیا کی پیدائش کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ مگر تم اور ہی بکھیڑے میں پڑ گئے۔ وشنو اور برہما نے دست بستہ عرض کیا۔ کہ ہمارے پاس خلق کرنے کا کوئی سامان نہیں۔ اس لئے ہم دنیا کی پیدائش کس طرح کر سکتے ہیں۔ تب اس "جٹا جوٹ صورت" نے جو در اصل "مہادیو" تھا۔ اپنے بالوں میں سے راکھ کا ایک گولہ نکال کر دیا۔ اور کہا کہ جاؤ اس سے پیدائش عالم کرو۔ چنانچہ راکھ کے اس گولہ میں سے یہ دنیا پیدا ہوئی۔

پیدائش عالم کے متعلق بھاگوت کی روایت

پیدائش عالم کے متعلق ایک اور روایت بھاگوت میں درج ہے۔ جو دلچسپی سے خالی نہیں۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ وشنو کی ناف سے کنول (ایک پھول) پیدا ہوا۔ اور اس کنول میں سے برہما نکلا۔ برہما کے داہنے انگوٹھے سے سوائمبھو۔ اور بائیں انگوٹھے سے ست روپا رانی ماں کتے سے وودور۔ اور مریچی وغیرہ غرضیکہ اسی طرح اس میں سے دس لڑکے پیدا ہوئے۔ ان کی آگے تیرہ لڑکیاں تھیں۔ (معلوم نہیں وہ کیسے پیدا ہوئیں) جن کی شادی کشیپ سے ہونا لکھا ہے۔ ان میں سے ایک کا دتنا تھی۔ جس کے بطن سے پرندے پیدا ہوئے۔ لاکرونامی کے بطن سے سانپ سرما کے بطن سے کتے۔ گیدڑ وغیرہ۔ اور دیگر لڑکیوں کے بطن سے ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ گدھے۔ بھینس۔ گھاس۔ پھول ساگ پات۔ سبزیاں۔ ترکاریاں۔ درخت وغیرہ پیدا ہوئے یہ تو ہے پیدائش عالم اور ابتدائے آفرینش کا ہندو فلسفہ جو ایں یقین ہے۔ کہ ہندو دنیا کے لئے فی الواقع ایک مایہ ناز شئے ہے۔

پرہلاد بھگت

اب اسی کشیپ کے متعلق جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے ایک اور دلچسپ قصہ ناظرین کے پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ اس کا ایک لڑکا پرہلاد بھگت تھا۔ اس کے باپ نے جب اسے تعلیم حاصل کرنے کے لئے مکتب میں بھیجا۔ تو وہ استاد سے کہتا کہ میری تختی پر رام رام لکھ دو۔ اس کے والد کو جب یہ علم ہوا۔ تو وہ بہت ناراض ہوا۔ اور اس نے کہا کہ تو رام کا بھجن کیوں کرتا ہے وہ تو ہمارا دشمن ہے۔ مگر لڑکا اس سے باز نہ آیا۔ باپ نے غصہ میں آ کر اسے ایک بلند پہاڑ سے ہاتھ پاؤں باندھ کر نیچے لڑھکا دیا۔ مگر اس سے اسے کوئی گزند نہ پہونچا پھر اس نے اسے کنوئیں میں پھینک دیا۔ مگر وہ صحیح و سالم نکل آیا تب اس نے لوہے کا ایک بڑا سا ستون تیار کرایا۔ اور اسے خوب گرم کیا۔ تب اپنے لڑکے سے کہا۔ کہ اگر تیرا معبود سچا ہے۔ تو اس ستون سے لپٹ جا۔ اور تجھے کوئی تکلیف نہ ہو۔ تو میں مان لوں گا۔ اور تجھ سے کسی قسم کا تعرض نہ کروں گا۔ پرہلاد ڈرتا تھا اور اسے پکڑنے میں متامل تھا۔ کہ نارائن کی کرپا سے اس پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں پیدا ہو کر چلنے لگیں۔ یہ گویا پرہلاد کو ایک قسم کا اشارہ تھا۔ کہ بے دھڑک اس سے لپٹ جا۔ تجھ کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکیگا۔ چنانچہ وہ لپٹ گیا۔ اور کوئی حرج نہ ہوا۔ اس پر ستون پھٹ گیا۔ اور اس میں سے ایک نرسنگھ (شیر کی شکل والا انسان) نمودار ہوا۔ جس نے پرہلاد کے ظالم باپ کو پکڑ کر اس کا پیٹ

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک کشف کی تصدیق بزرگان سلف کے کشوف سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف پر جس میں سرخی کے چھینٹے عدم سے عالم وجود میں ظاہر ہوئے مخالفین اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ کس طرح ایک چیز عالم کشف سے عالم وجود میں منتقل ہو گئی۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اپنی قدرت سے ایسے واقعات کا اظہار اعجازی رنگ میں اپنے اولیاء کے ذریعہ فرمایا کرتا ہے۔ ایسے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے بھی اس امت کے بعض بزرگوں کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو عبد اللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مشہور واقعہ ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ فاقہ کی حالت میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر پہنچے۔ اور کہا۔ کہ حضور میں آپ کا مہمان آیا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ اس کے بعد مجھے نیند آ گئی۔ اور رویا میں دیکھا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اور ایک قرص نان عطا فرمایا۔ جس میں سے آدھی ابھی کھائی ہی تھی۔ کہ بیدار ہو گیا۔ اور دیکھا کہ دیگر نصف میرے ہاتھ میں ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور واقعہ جو اس سے بھی زیادہ بین ہے۔ حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات میں آتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت دل میں یہ خیال رہا کرتا تھا۔ کہ شرط مروت اور فتوت سے بعید تھا۔ کہ باوجود حق پر ہونے کے وہ امیر معاویہ سے خلافت یا دیگر امور کے متعلق تنازعہ کرتے۔ اور مسلمانوں میں خونریزی ہوتی۔ ایک دفعہ جبکہ میں صفا اور مروہ کے درمیان رہا کرتا تھا۔ ایک رات رویا میں دیکھا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چہار صحابہ کرام تشریف لائے ہیں۔ حضور نے مجھ سے معانقہ فرمایا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ جانتے ہو۔ یہ کون ہیں۔ عرض کی حضرت ابوبکر یا رسول اللہ۔ پھر اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی نسبت فرمایا۔ اور آخر پر حضرت علیؓ کی نسبت فرمایا۔ کہ اس کو بھی جانتے ہو۔ عرض کیا۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یا رسول اللہ حضور نے فرمایا۔ یہ تمہارے بھائی ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغلگیر ہوا۔ اور جو میرے دل میں ان کی نسبت غبار تھا۔ وہ اسی وقت کافور ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا۔ کہ آؤ کوہ بوقبیس کی طرف چلیں۔ چنانچہ ہم دونوں کوہ بوقبیس کی طرف گئے۔ اور کعبہ کو دیکھا۔ جب اس کے بعد خواب سے بیدار ہوا۔ تو اپنے آپ کو میں نے کوہ بوقبیس پر پایا۔

(تذکرۃ الاولیاء۔ ذکر حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ)

اسی طرح رویت باری تعالےٰ کے متعلق ابو حمزہ البغدادی اور ذوالنون مصری اور دیگر بزرگان کے ذکر میں بھی آتا ہے۔ کہ انہوں نے باری تعالےٰ کو رویا میں دیکھا۔ مگر نادان لوگ جن کو ایسی باتوں میں دخل نہیں ہوتا۔ ان امور پر اعتراض کر دیتے ہیں۔

خاکسار عبد القادر از گوجرانوالہ

حافظ آباد میں اہلحدیث و حنفیوں سے مناظرہ

۱۳، ۱۵ ؍اپریل ۳۲ء حافظ آباد میں اہلحدیث کا جلسہ تھا۔ ان کی طرف سے دعوت دیئے جانے پر ہم نے جلسہ سے پیشتر ہی شرائط مناظرہ طے کر لئے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے مناظرہ کے لئے بہت تھوڑا وقت رکھا۔ مناظرہ ۱۵ ؍اپریل ۲ ؍بجے بعد دوپہر شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل و مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی کے مابین شروع ہوا۔ شیخ مبارک احمد صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر دس دلائل منہاج نبوت پر قرآن شریف سے دیئے۔ جنکو مولوی نور حسین صاحب نے چھوا تک نہیں۔ اور اپنے تمام وقت میں سوائے ہنسی اور تمسخر کے کوئی جواب نہ دیا۔ حنفی جماعت کے سمجھدار لوگ جلسہ میں بآواز بلند اہلحدیث مناظر کو روکتے رہے۔ کہ آپ دائرہ تہذیب سے باہر جا رہے ہیں لیکن جب وہ باز نہ آیا۔ تو ایک شریف ہندو نے مجبور ہو کر اسے روکا۔ لیکن بجائے اس کے کہ اس پر اہلحدیث اپنی بد اخلاقی پر شرمندہ ہوتے۔ ایک اہلحدیث نے اسے تھپڑ مار دیا۔

آخر میں اہلحدیثوں نے یہ تنگدلی کی۔ کہ آخری تقریر جو بروئے شرائط ہم نے کرنی تھی۔ وہ نہ کرنے دی۔ اور جلسہ برخواست کر دیا ۱۵ اور ۱۶ ؍اپریل کی درمیانی شب کو حنفی جماعت سے ختم نبوت پر شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل اور چوہدری محمد اکبر صاحب کے مابین مناظرہ ہوا۔ مولوی مبارک احمد صاحب نے اجرائے نبوت پر گیارہ دلائل قرآن شریف احادیث اور اقوال بزرگان سلف سے دیئے۔ اور ثابت کیا۔ کہ غیر تشریعی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جاری ہے۔ جن کا کوئی جواب حنفی مناظر آخر وقت تک نہ دے سکا۔

خدا کے فضل سے ہر دو مناظروں کا پبلک پر اچھا اثر ہوا۔ اور لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیقات کی رغبت پیدا ہو گئی ہے۔

خاکسار قاضی ضیاء اللہ سکرٹری تبلیغ حافظ آباد

دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے تار کے پتے

احمدیہ پبلک کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب پنجاب کے ساتھ تار کے پتوں کے متعلق خط و کتابت کر کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر کے حسب ذیل مختصر پتے منظور کرائے گئے ہیں۔ احمدی احباب اور عہدیداران آئندہ کے لئے نوٹ کر لیں۔ اور ان پتوں پر تار ارسال کیا کریں۔ اس سے پیشتر ڈاک خانہ کی طرف سے پتہ کے اندر جو لفظ احمدیہ درج کرنے کی ہدایت تھی۔ وہ منسوخ ہو گئی ہے۔

۱۔ ناظر صاحب اعلیٰ قادیان Nazir ala Qadian

۲۔ ناظر صاحب تالیف و تصنیف قادیان Nazir Tasneef Qadian

۳۔ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان Nazir Tableegh, Qadian

۴۔ ناظر صاحب بہشتی مقبرہ قادیان Nazim Bahishti Maqbara Qadian

۵۔ ناظر صاحب تعلیم قادیان Nazir Talim Qadian

۶۔ ناظر صاحب امور عامہ قادیان Nazir Umoorammah Qadian.

۷۔ ناظر صاحب بیت المال قادیان Nazir Baitulmal Qadian.

۸۔ ناظر صاحب امور خارجہ قادیان Nazir Kharijah Qadian.

۹۔ ناظم صاحب جائداد صدر انجمن قادیان Nazim Jaidad Qadian.

اخبار الفضل کا پتہ حسب دستور الفضل رہیگا۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

امیدواران ملازمت دفاتر صدر انجمن کو اطلاع

میں رہتک سے تبدیل ہو کر میانوالی جا رہا ہوں۔ ۱۰ ؍مئی یہاں سے روانہ ہو کر موضع شیخپور ضلع گجرات جاؤنگا۔ جہاں ۱۷ ؍مئی تک مجھے ڈاک مل سکے گی۔ ۱۸ ؍کو وہاں سے روانہ ہو کر ۲۰ کو میانوالی پہنچ جاؤنگا۔ امیدواران ملازمت ان پتوں پر درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ درخواست میں عمر۔ سائز۔ اصل وطن سابقہ ملازمت اور مفصل حالات درج ہونے چاہئیں۔ امیر جماعت مقامی کی تصدیق اشد ضروری ہے۔ یہ عذر کہ امیر صاحب یہاں نہیں ہیں۔ صحیح نہیں۔

چندہ کشمیر کے لئے افریقہ کی مستورات کی کوشش

اہل کشمیر کی آئینی امداد کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اس لئے کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہل کشمیر کے بار بار کے اصرار پر کام شروع فرمادیا ہے۔ اس وجہ سے افریقہ کے احباب کو تحریک کی گئی تھی۔ کہ خاص جدوجہد سے چندہ وصول فرمائیں

چنانچہ اس ہفتہ افریقہ کے احباب کا چندہ آنا شروع ہوگیا ہے۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ جہاں مرد چندہ کشمیر کے لئے کوشش کررہے ہیں۔ وہاں ملک نصر اللہ خان صاحب جنجہ کی اہلیہ صاحبہ نے مستورات کے لئے اس طرح نیک نمونہ قائم کیا ہے۔ کہ وہ بھی کشمیر کی بیواؤں اور کشمیر کے یتیموں کی امداد کے لئے مستورات سے چندہ وصول کررہی ہیں۔ چنانچہ اہلیہ صاحبہ ملک صاحب موصوف نے ۷۰/۶۱ شلنگ کی رقم بہ تفصیل ذیل بہنوں سے لے کر ارسال کی ہے۔ ہم ملک صاحب کی اہلیہ محترمہ اور چندہ دینے والی مستورات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ فہرست حسب ذیل ہے

نام	رقم
اہلیہ صاحبہ منشی ابن محمد صاحب مرحوم	۱۰ — ۵
اہلیہ صاحبہ فضل الدین صاحب	۱۰ — ۵
اہلیہ صاحبہ ملک نصر اللہ خان صاحب	۲۰ — ۵
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عزیز الدین صاحب	۰ — ۲
اہلیہ صاحبہ حاجی قاسم صاحب	۰ — ۱
اہلیہ صاحبہ محمد علی صاحب عرب	۰ — ۵
اہلیہ صاحبہ آدم علی صاحب	۰ — ۵
اہلیہ صاحبہ ایشور لال وکیل صاحب	۰ — ۵
اہلیہ صاحبہ ڈبلی راس صاحب	۰ — ۵
مائی فضل بی ماجین صاحبہ	۰ — ۱
اہلیہ صاحبہ جی۔ ڈی۔ محمد صاحب	۰ — ۴
اہلیہ صاحبہ گورمکھ سنگھ صاحب	۰ — ۱
نکھیانی علی بندر علی صاحب	۰ — ۲
خدیجہ بائی صاحبہ	۳۰ — ۱
اہلیہ صاحبہ مرزا عبداللہ صاحب	۰ — ۴
اہلیہ صاحبہ عبدالعلی سکاکا صاحب	۰ — ۵
اہلیہ صاحبہ حاجی لمالی صاحب	۰ — ۲
اہلیہ صاحبہ محمد جعفر صاحب	۰ — ۲
متفرق	۰ — ۲
میزان =	۷۰ — ۶۱

نیروبی سے مظلومین کشمیر کی امداد

ملک عبدالعزیز صاحب نیروبی نے احباب ریلوے اینڈ وریٹ سے ۵۷/۳۲ شلنگ کی رقم کشمیر کی بیواؤں اور یتیموں کی امداد کے لئے ارسال کی ہے۔ ہم ملک صاحب اور معطی صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے چونکہ کشمیر کا کام بہ سرعت ہو رہا ہے۔ اس لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا افریقہ کے احباب چندہ کشمیر بہ شرح ایک پائی فی روپیہ باقاعدہ دیں۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی باقاعدہ وصول کرنے کا انتظام کریں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔ چندہ دینے والوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

نام	رقم
چوہدری اللہ رکھا صاحب ریلوے اینڈ وریٹ	۰ — ۱۰
بابو فتح محمد صاحب انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ	۰ — ۵
بابو محمد بشیر صاحب سندھو	۰ — ۵
میاں فتح محمد صاحب کیرچ فٹر	۰ — ۵
مسٹر طیب علی صاحب بوہرا پوسٹ آفس	۰ — ۵
سید علی بشیر صاحب پی ڈبلیو ڈی	۰ — ۵
میاں غلام محمد صاحب "	۰ — ۵
مسٹر علی علی صاحب اسماعیلی بنک	۰ — ۵
" احمد علی صاحب " "	۰ — ۲
" صدیقی عرب صاحب	۰ — ۲
" عبدالحق صاحب	۰ — ۲
میاں محمد دین صاحب ایس۔ پی۔ ڈبلیو۔ آئی	۰ — ۴
ملک عبدالعزیز صاحب	۳۲ — ۲
میزان =	۳۲ — ۵۷

(فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ)

جماعتہائے سندھ سے درخواست

سندھ میں جس قدر تبلیغ کی اشد ضرورت ہے۔ وہ سندھ میں رہنے والے تمام احباب خوب جانتے ہیں۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تمام جماعت ہائے سندھ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ براہ کرم مندرجہ ذیل باتوں پر غور کرکے اپنے مشوروں سے خاکسار کو مشکور فرمادیں۔

(۱) سندھ میں نئی جماعتیں کس طرح قائم کی جاسکتی ہیں

(۲) سندھ میں تبلیغ منظم اور زور کے ساتھ کس طرح مسلسل کی جاسکتی ہے۔ (۳) سندھ پراونشل انجمن قائم کیجانی چاہیئے یا نہیں۔ اگر قائم کی جائے تو کہاں اور کس صورت میں اس کے متعلق مندرجہ ذیل جماعتوں کی رائے ضروری ہے۔

سکھر۔ جاتی۔ لڑکانہ۔ باڈھ۔ کمال ڈیرو۔ پنج مورو محمود آباد فارم۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ نواب شاہ۔ چک نمبر ۲۷۰ الف۔ صوبو ڈیرو۔ کنڈ کوٹ وغیرہ۔

خاکسار۔ عطاء اللہ (نائب مہتمم تبلیغ ضلع حیدرآباد سندھ)
معرفت بابو فتح محمد صاحب کلرک کراچی سٹی پوسٹ آفس

تخفیف بار قرضہ کا مجوزہ قانون

مختلف مقامات پر زمینداروں کے جلسے

موضع کوٹ رحمت خاں میں جلسہ

زمینداران موضع کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ کا ایک جلسہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

گورنمنٹ عالیہ نے زمینداروں کی بدحالی کو محسوس کرتے ہوئے جو قرضہ بل پیش کیا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ ہماری دلی شکریہ کی مستحق ہے۔ لیکن جیسا کہ کئی بار گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ بل موجودہ صورت میں زمینداروں کی تکالیف کا صحیح حل نہیں کرسکتا۔ اس لئے یہ جلسہ پرزور الفاظ میں التجا کرتا ہے۔ کہ اگر زمینداروں کی تکالیف کا قرار واقعی انسداد مطلوب ہے۔ تو موجودہ بل کو اور زیادہ مؤثر بنایا جائے۔

ہم پنجاب کونسل میں اپنے نمائندوں خصوصاً زمیندار پارٹی کے ممبروں سے پرزور التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ قرضہ بل کو ایسی صورت میں پاس کرائیں۔ جو زمینداروں کے لئے صحیح معنوں میں مفید ہو۔ قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقل افسران مجاز اور پریس کو بھیجی جائے۔ (خاکسار۔ ملک شیر محمد)

زمینداران کریم پور کا جلسہ

۵ مئی ۱۹۳۴ء۔ زمینداران کریم پور ضلع جالندھر کا اجلاس زیر صدارت جناب چوہدری نظام الدین صاحب منعقد ہوا۔ حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) پنجاب کونسل کے ممبران کی خدمت میں پرزور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ زمینداروں کے حال زار پر رحم کرکے مجوزہ قانون قرضہ کو بہترین صورت میں پاس کراکر جلد از جلد نافذ کرائیں

(۲) اس کارروائی کی نقول سکرٹری صاحب پنجاب کونسل لاہور

ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورۃ الصدر الہام اور پھر آپ کے اس کشف کے ماتحت جو نئی زمین اور نئے آسمان کے پیدا کرنے کے متعلق ہے۔ آپ کی بعثت نہ صرف دینی اور مذہبی رنگ ہی میں اہل ملک کیلئے رفعت وارتقا کا موجب ہوئی ہے۔ بلکہ اس نے موجودالوقت سیاست۔ تمدن اور معاشرت وغیرہ تمام مسالک میں صحیح اور بہترین تغیرات پیدا کر کے دنیا کو سچی ترقی وتہذیب کی شاہراہ پر گامزن کر دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شب وروز کی کامیاب سرگرمیاں اس پر شاہد وناطق ہیں۔

ایک علم طب تھا جس کے متعلق خیال سمجھا جاتا تھا کہ ہزارہا سال سے بغیر اصلاح وتجدید (سوائے یوروپین کنٹر دیمونٹ) کے محض دقیانوسی خیالات کا مجموعہ چلا آتا ہے۔ جس پر احمدیت نے اپنا کوئی اثر نہیں ڈالا۔ لیکن حقیقت میں یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ سب سے پہلے خلیفہ اول حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ نے طب میں اصلاح وتجدید کی بنیاد ڈالی اور دنیا کی تمام طبوں آیورویدک۔ یونانی۔ ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک وغیرہ کو عملاً ممزوج کر کے عاملان اور حاملان طب کے لئے ایک صحیح نمونہ اور بے نظیر اسوہ قائم کر دیا۔ اس کے بعد آپکے خادموں اور شاگردوں میں سے جناب حکیم مولوی احمدالدین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور نے آپ کی زندگی میں ہی آپکے منشا اور ہدایات کے ماتحت اس کام کو شروع کر دیا۔ چنانچہ ۱۹۱۲ء میں آپ نے ایک انجمن خادم الحکمت نام سے قائم کی۔ جس نے ۱۹۲۰ء میں آرگن کی صورت میں ایک ماہواری طبی رسالہ تبصرۃ الاطبا جاری فرمایا۔ جو برابر آج تک ملک وفن کی خدمت بجالا رہا ہے۔

انجمن کی اس بائیس سالہ علمی وعملی جدوجہد اور بہترین دماغی کاوشوں اور مالی وجانی مساعی اور قربانیوں کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ دنیا کی تمام مختلف طبوں اور سب امراض کے تمام متفرق طریقوں پر تنقیدی اور تحقیقی نظر کرنے کے بعد ہر ایک طریق علاج کی تمام صداقتیں اخذ کر لی گئیں اور زوائد کو متروک قرار دیا گیا۔ اور پھر مختلف صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر ایک نئی مگر صحیح اور جامع طب تیار کر لی گئی۔ جو باوجود جامعیت کے نہایت مختصر الاصول اور سہل الحصول طب ہے۔

اس طبی تحریک کی جس قدر مخالفت کی گئی۔ احمدی اصحاب کے سامنے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس کے انجام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے کہ اس طب جدید کو (جسے احمدی طب کے نام سے موسوم کرنا نہایت موزون ہوگا) ہندوستان کے سینکڑوں اطباء وید اور ڈاکٹر (جن میں احمدی۔ غیر احمدی۔ ہندو۔ سکھ اور عیسائی بھی شامل ہیں) بالکل صحیح اور مکمل طب تسلیم کر چکے ہیں۔ اور موجد طب جدید کی خدمت میں ۱۹۲۵ء کے سالانہ طبی جلسہ پر استاذالاطبا کا معزز ترین خطاب بمعہ تمغہ طلائی قیمتی ستائیس روپیہ پیش کیا۔ مزید برآں سینکڑوں اطباء اور وید دلی یقین کے ساتھ آپ کو مجدد طب تسلیم کر چکے ہیں۔ اور سابقہ طبوں کو چھوڑ کر صرف آپ کی ایجاد کردہ طب کے ماتحت علاج کرتے ہیں۔

حضرت استاذالاطبا نے اس طب کی ترویج واشاعت عامہ کے لئے شاہدرہ میں ایک طبیہ مدرسہ بھی ۱۹۲۵ء سے قائم کر رکھا ہے۔ جس سے آج تک ساٹھ کے قریب احمدی۔ غیر احمدی۔ ہندو اور سکھ طلبا افتخارالاطبا اور ممتازالاطبا کی ڈگریاں حاصل کر کے اپنے اپنے مقامات پر کامیاب مطب کر رہے ہیں۔ پرائیویٹ طور پر بھی طلبا رسالانہ امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ مگر آج کل نئے طلبا کے لئے داخلہ شروع ہے۔ اور ۱۵ رجون تک جاری رہیگا۔ جو اصحاب اس عجیب وغریب فن کو سیکھنا چاہیں یا اپنے بچوں کو کالج میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ بہت جلدی کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

قبلہ استاذالاطبا کی تصنیف میں سے طبی رہنما۔ کتاب الادجاع قیمتی ایک ایک روپیہ اور کلیات طب جدید قیمتی تین روپیہ خصوصیت سے قابل ذکر اور بے نظیر کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ انجمن خادم الحکمت کے سالانہ جلسوں کی رودادیں (جن میں حضرت استاذالاطبا کے فاضلانہ اور طبی رموز ونکات سے پر لیکچروں کے علاوہ بہترین اطبا اور ممبران انجمن کے لیکچرس اور اعلیٰ مجربات بھی درج ہیں) قابل قدر کتابیں ہیں۔ جن کی قیمتیں احمدی احباب کی خاطر نصف نصف کر دی گئی ہیں۔ تاکہ ان طبی کارگزاریوں سے وہ خود بھی آگاہ ہوں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی آگاہ کریں۔

خاکسار

حکیم محمد صدیق ممتازالاطباء منیجر کتب خانہ ودواخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

بعدالت راجہ علی محمد خانصاحب افسر مال بہا در
باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ضلع شیخوپورہ

قاسم۔ سرجا پسران ہستا۔ باہو۔ شاہو پسران بلندا فتح دین ولد مستا۔ صالح۔ ولی محمد علی محمد شیر ا پسران محمد علی قوم راجپوت سکنہ چک ۶۶ موروثیان اراضی مالی وال تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ — مدعیان

بنام

جلا۔ عظیم۔ شہاب۔ ولایتی۔ عنایتی پسران مبارک۔ کریم۔ میرا پسران سعید۔ مسمات بی بی بیوہ سعید قوم راجپوت رحمت علی۔ برکت علی پسران بلند خان قوم پٹھان۔ کرم ولد سوہنی قوم ارائیں سکنہ چک ۶ تحصیل چونیاں مزارعان غیر موروثی اراضی واقعہ مالی وال تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ — مدعا علیہم

دعویٰ دخلیابی اراضی نمبر خسرہ ۱۱-۶-۳ کیوٹ نمبر $\frac{5}{26}$ تعدادی لہ کنال واقعہ موضع مالی وال تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ۱۹ اپریل

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں درخواست دییان حلفی مدعیان سے پایا گیا ہے۔ کہ مدعا علیہم مندرجہ بالا تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور تعمیل نہیں ہونے دیتے۔ اس لئے مدعا علیہم مذکوران کو بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ $\frac{5}{34}$ ۲۸ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہوئے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۴ مئی ۱۹۳۶ء بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ ہل۔ بیل چکی یعنی خراس۔ چارہ کترنے کی مشینیں۔ فلورملز چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ بادام روغن۔ اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید کرنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

فلسطین گورنمنٹ کے وزیر خزانہ نے رگبی سے ۴ مئی کی اطلاع کے مطابق اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ مجلس قانون ساز میں یہ سوال پیش کرنے والی ہے۔ کہ ۱ سے بیس لاکھ پونڈ قرضہ لینے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ اس سے یروشلم اور حیفا میں پانی کے نکاس کی سکیم۔ خانہ بدوش عربوں کو آزاد کرنے اور یروشلم میں پبلک عمارتوں کی تعمیر کی سکیم معرض وجود میں لائی جائے۔

ٹوکیو سے ۴ مئی کی اطلاع ہے کہ جاپانی قونصل جنرل مقیم نانکن نے چینی وزیر داخلہ سے ایک ملاقات کے دوران میں درخواست کی ہے۔ کہ چین اور جاپان کو اپنے جھگڑوں کا بطور خود فیصلہ کرنا چاہیئے اور کسی تیسری طاقت کو مداخلت کا موقع نہیں دینا چاہیئے۔ جاپانی قونصل جنرل نے یہ بھی کہا کہ جاپان گورنمنٹ چاہتی ہے کہ دونوں ممالک کے جھگڑوں کا جلد از جلد تصفیہ ہو جائے۔ تاکہ مشرقی ایشیاء میں امن بحال ہو جائے۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت امریکہ کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ عنقریب بمباری کرنے والے ۸۰ ہوائی جہازوں اور حملہ کرنے والے ۳۰ جہازوں کے لئے ٹنڈر طلب کرے گا۔ ان جہازوں کی ساخت پر ۵۷ لاکھ ڈالر خرچ آئے گا۔

بمبئی کے مزدوروں کی ہڑتال کے متعلق ۵ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حالات میں نمایاں تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ ۱۳ کارخانوں میں کام ہو رہا ہے۔ جن میں سے چار کارخانوں میں تو مزدوروں کی حاضری پوری ہے۔ مگر دیگر کارخانوں میں ابھی تعداد پوری نہیں ہوئی۔ معلوم ہؤا ہے کہ مالکان اور مزدوروں میں مفاہمت کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

حادثہ سلطان پور کے متعلق سردار سردول سنگھ کویشر نے ۶ مئی کو لاہور سے ایک بیان دیا۔ جس میں حکام ریاست کے اس فعل کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ غور طلب امر صرف یہ ہے۔ کہ جس ہجوم پر گولی چلائی گئی۔ آیا وہ آتشیں اسلحہ سے مسلح تھا یا اس کے پاس ایسے ہتھیار تھے۔ جو فوج اور پولیس کو پسپا کر دیتے۔ بیانات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہجوم میں سے بعض اشخاص کے پاس صرف ۵ لٹھیاں تھیں۔

لیکن ہر شخص جانتا ہے۔ کہ پنجاب میں دیہاتیوں کے ہاتھوں میں لاٹھیوں کا ہونا اس قدر عام ہے۔ جس طرح سروں پر پگڑیوں کا ہونا۔ علاوہ بریں ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے سینکڑوں دوسرے طریق بھی استعمال کئے جا سکتے تھے۔ مگر حکومت نے نہتے ہجوم کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔

کلکتہ سے ۶ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ دو نوجوان بنگالیوں نے ۶ مئی شب پور کے تھانہ پر جو کلکتہ سے سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۲ بجے صبح دفعتہً یکے بعد دیگرے چار بم پھینکے۔ اس کے بعد انہوں نے پانچواں بم پھینکا۔ جس نے ایک کانسٹیبل کے علاوہ خود انہیں بھی مجروح کر دیا۔ دونوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بعض اور گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔

نینی تال سے ۶ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ ضلع غازی پور کے ایک گاؤں میں ۳ مئی کو ایک مسلح ہجوم پر پولیس کو ۲۵ گولیاں چلانی پڑیں۔ کسی شخص کی جان تلف نہیں ہوئی تفصیلات کا انتظار ہے۔

بانکی پور (پٹنہ) میں ہیضہ وبائی صورت میں پھوٹ پڑا ہے۔ اور اکثر مریض مر جاتے ہیں۔ اس وقت ہسپتال میں ایک سو دس سے زائد مریض پڑے ہیں۔

سلہٹ میں گذشتہ ۳۰ اپریل کو جو طوفان باد آیا۔ اس کے متعلق تازہ ترین رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں کم از کم ڈیڑھ صد کے قریب اشخاص ہلاک ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد ۳۰۵ کے قریب ہے۔ تقریباً چار ہزار آٹھ سو مکانات بھی مسمار ہو گئے۔

بمبئی سے ۶ مئی کی ایک اطلاع ہے۔ کہ کولابا کے نزدیک سمندر کی لہر نے ایک عجیب الخلقت مچھلی کی نعش ساحل پر پھینکی ہے۔ جس کی طوالت باون فٹ کے قریب ہے۔ تماشائی ہزاروں کی تعداد میں اسے دیکھ رہے ہیں۔

والئ یمن امام یحیٰی کے متعلق قاہرہ سے ۵ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ ان کی موت کی خبر بالکل غلط ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ صنعا دار السلطنت یمن اور دیگر قصبات میں انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔ اور حدیدہ پر سلطان ابن سعود کی افواج نے قبضہ کر لیا ہے۔ سلطان ابن سعود نے یمن کے خلاف محاذ جنگ کو اور زیادہ مضبوط کر دیا ہے۔ اور ان کا ارادہ ہے۔ کہ امام یمن کو معزول کر کے چند سرحدی علاقوں پر پانچ سال کے لئے قبضہ کر لیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہؤا ہے کہ یمن کا ولی عہد اپنے منتشر عساکر کو جمع کر رہا ہے۔ تاکہ دار السلطنت صنعا کی حفاظت کرے۔

ہندوستان کی بحری تجارت کے متعلق اعداد و شمار دیکھنے سے نئی دہلی کی ایک اطلاع کے مطابق معلوم ہؤا ہے۔ کہ سال گذشتہ مختتمہ مارچ ۱۹۳۴ء میں برطانوی ہند میں مال درآمد کی قیمت بمقابلہ سال گذشتہ ۱۷ کروڑ روپیہ یا بالفاظ دیگر ۱۳ فی صدی کم رہی۔ لیکن برآمد کی قیمت میں ۱۴ کروڑ روپیہ یا بالفاظ دیگر دس فیصدی کا اضافہ ہؤا۔

سر جارج شسٹر فنانس ممبر حکومت ہند ۵ مئی کو انگلستان روانہ ہو گئے۔ آپ نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ مجھے اور میری بیوی کو ہندوستان کی مفارقت نہایت شاق گذر رہی ہے۔ کیونکہ اہل ہند نے ہمارے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا۔

شاہ البرٹ آف بلجیم کے متعلق ۵ مئی کو کرنل گراہام سٹیپن ہیجسن نے نوٹنگھم لنڈن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان کی موت اتفاقیہ نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک سازش کے ذریعہ ہلاک کئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے حکومت فرانس کی تجاویز سے اتفاق نہ کرتے ہوئے جرمن کے خلاف جنگ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کرنل موصوف کے الفاظ سے بلجیم میں ایک آگ سی لگ گئی ہے۔ اور ان کے ان الزامات کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹریکولیشن میں امسال لاہور سے ۷ مئی کی اطلاع کے مطابق تقریباً ۲۲ ہزار طلباء شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے ۹ء۴ فی صدی کامیاب ہوئے۔ صوبہ بھر میں اول ڈی اے وی ہائی سکول لائل پور کا طالب علم بلراج ورما نکلا۔ جس نے ۷۲۰ نمبر حاصل کئے

شملہ سے ۷ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ گورنر مدراس سر جارج سٹینلے ۱۶ مئی کو ۱۲ بجے دوپہر قائم مقام وائسرائے ہند کے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔

مسٹر ینگ جج پنجاب ہائی کورٹ کے نئے چیف جسٹس مقرر ہوئے ہیں۔ انہوں نے ۷ مئی کو سر شادی لال سے چارج لے لیا۔ اور خیر مقدم کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اپیلوں کے فوری فیصلہ کے لئے ججوں کی تعداد بڑھائی جانی چاہیئے۔ علاوہ ازیں ججوں کے کام کے اوقات بڑھائے جا سکتے ہیں۔ اور چونکہ عدالتوں میں تعطیلیں بہت زیادہ ہوتی ہیں اس لئے انہیں کم کیا جانا چاہیئے۔ یہ بھی کہا کہ اس وقت عدالتوں میں جو قسم کا طریق رائج ہے تسلی بخش نہیں۔ اور لوگ اس کی چنداں پرواہ نہیں کرتے۔ اگر ہندوؤں کے لئے گنگاجل اور مسلمانوں کے لئے قرآن رکھا جائے۔ تو شاید کچھ اصلاح ہو جائے۔

پنڈت جواہر لال نہرو جو علی پور جیل میں قید تھے ۷ مئی کو ڈیرہ دون منتقل کر دئے گئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی